ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۹ | جمعۃ المبارک ۱۵؍مارچ ۲۰۰۲ء | شمارہ ۱۱

۳۰؍ذوالحجہ ۱۴۲۲ ہجری قمری ❁ ۱۵؍امان ۱۳۸۱ ہجری شمسی

نئی زندگی

حضرت عقبہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص کسی کا عیب دیکھے اور پردہ پوشی کرے تو گویا اس نے زندہ درگور لڑکی کو قبر سے نکال کر نئی زندگی عطا کی“۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

استغفار کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کثرت اشغال دنیا کے باعث کم فرصتی ہے ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہئے

ترک نماز کے لئے بیجا عذر بجز اپنے نفس کی کمزوری کے اور کوئی نہیں

”دیکھو حضرت ابراہیمؑ کا ابتلا کہ بچے اور اس کی ماں کو کنعان سے بہت دور لے جانے کا حکم ملا۔ اور وہ ایسی جگہ تھی جہاں نہ دانہ تھا نہ پانی۔ وہاں پہنچ کر حضرت ابراہیم نے خدا کے حضور عرض کی کہ اے اللہ میں اپنی ذرّیت کو ایسی جگہ چھوڑ تا ہوں جہاں دانہ پانی نہیں ہے۔......... غرض حضرت ابراہیمؑ نے ویسا ہی کیا اور کچھ تھوڑا سا پانی اور تھوڑی سی کھجوریں ہمراہ لے کر حضرت ہاجرہؓ اور اس کے بچے کو لے جا کر وہاں چھوڑ آئے جہاں اب مکہ آباد ہے۔ چند روز کے بعد نہ دانہ رہا اور نہ پانی۔ حضرت اسماعیلؑ شدت پیاس سے بے چین ہونے لگے تو اس وقت حضرت ہاجرہؓ نے نہ چاہا کہ اپنے بچے کی ایسی بے بسی کی موت اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ اس لئے ہاجرہؓ چند مرتبہ اس پہاڑ پر اِدھر اُدھر دوڑیں کہ شاید کوئی قافلہ ہو۔ پہاڑ پر چڑھ کر گریہ وزاری کرنے لگیں۔ یہ ایسا وقت تھا کہ ان کے پاس صرف ایک ہی بچہ تھا۔ خاوند سے الگ تھیں۔ دوسرا بچہ پیدا ہونے کی امید نہیں تھی۔ گویا بیوہ کی مانند آپ کا حال تھا۔ آپ کی گریہ وزاری پر فرشتہ نے آواز دی۔ ہاجرہ! ہاجرہ! جب آپ نے اِدھر اُدھر دیکھا تو کوئی شخص نظر نہ آیا۔ بچہ کے پاس جب آئی تو دیکھا کہ اس کے پاس پانی کا چشمہ بہ رہا ہے گویا اللہ تعالیٰ نے مردہ سے ان کو زندہ کر دیا۔ حضرت نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ اس چشمہ کا پانی نہ روکتا تو وہ تمام ملک میں پھیل جاتا۔ اس قصہ کے بیان کرنے سے یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی ایسی جگہوں پر جہاں آب و دانہ کچھ نہ ہو اس طرح اپنی قدرت کے کرشمے دکھایا کرتا ہے۔ چنانچہ پانی کے اس پہلے کرشمہ نے حضرت اسماعیلؑ کو زندہ کیا۔ مگر وہ پانی جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے پھیلایا گیا۔ اس کی شان میں فرمایا ﴿اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ یُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا﴾ (الحدید:۱۸) گویا اس پانی سے دنیا زندہ ہوئی۔ مدعا یہ ہے کہ جہاں ظاہری اسباب موجود نہ تھے اللہ تعالیٰ نے بچاؤ کی ایک راہ نکال دی۔ اور اللہ تعالیٰ جو یہ فرماتا ہے کہ اس کے امر سے زمین و آسمان قائم ہیں تو غور کرو کہ وہ جنگل جہاں اس قدر گرمی پڑتی تھی اور جہاں انسان کا نام و نشان نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایسا بابرکت بنا دیا کہ کروڑہا مخلوق وہاں جاتی ہے اور ہر ملک اور ہر قوم کے لوگ وہاں موجود ہوتے ہیں۔ وہ میدان جہاں حج کے لئے لوگ جمع ہوتے ہیں وہی جگہ ہے جہاں نہ دانہ تھا نہ پانی۔

اصل بات یہی ہے کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ویرانہ کو آبادی اور آبادی کو ویرانہ بنا دیتا ہے۔ شہر بابل کے ساتھ کیا کیا؟ جس جگہ انسان کا منصوبہ تھا کہ آبادی ہو وہاں مشیّت ایزدی سے ویرانہ بن گیا اور الّوؤں کا مسکن ہو گیا۔ اور جس جگہ انسان چاہتا تھا کہ ویرانہ ہو وہ دنیا بھر کے لوگوں کا مرجع ہو گیا۔ پس خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ استغفار کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کثرتِ اشغالِ دنیا کے باعث کم فرصتی ہے ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہئے۔ ملازمت پیشہ لوگوں سے اکثر فرائضِ خداوندی فوت ہو جاتے ہیں۔ اس لئے مجبوری کی حالت میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازوں کا جمع کر کے پڑھ لینا جائز ہے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اگر حکام سے نماز پڑھنے کی اجازت طلب کر لی جائے تو وہ اجازت دے دیا کرتے ہیں۔ نیز اعلیٰ حکام کی طرف سے ماتحت افسروں کو اس بارہ میں خاص ہدایات ملی ہوئی ہوتی ہیں۔ ترکِ نماز کے لئے ایسے بیجا عذر بجز اپنے نفس کی کمزوری کے اور کوئی نہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں ظلم و زیادتی نہ کرو“۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۶۳-۲۶۵)

عزیز، صاحب عزت کو کہتے ہیں مگر ایسا صاحب عزت جس میں جبر نہ ہو

خدا عزیز ہے۔ ان کو عزت دیتا ہے جو اس کے ہو رہتے ہیں۔

حقیقی عزت اور سچی تکریم خدا تعالیٰ ہی سے آتی ہے۔ وہ چاہے تو جن کے گھر غموں کی اندھیری ہے وہاں آرام کا دن چڑھا دے

(آیاتِ قرآنیہ، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت العزیز کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

(خلاصہ خطبہ یکم مارچ ۲۰۰۲ء)

(لندن یکم مارچ): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے صفات الٰہیہ کے متعلق خطبات کے سلسلہ میں صفت العزیز کے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے قرآن مجید کی آیات، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے ارشادات کے حوالہ سے مختلف پہلوؤں کا ذکر فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عزیز، صاحب عزت کو

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

تعارف کتب:

شمائل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مصنفہ: محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل۔
پبلشر: قمر احمد محمود صاحب۔
ناشر: مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان۔

خداتعالیٰ نے چودہ سو سال قبل بنی نوع انسان کو ایک جھنڈے تلے جمع کرنے اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے آسمانی آئین یعنی قرآن کریم نازل فرمایا جو نسل انسانی کے شعبہ زندگی کے کسی بھی پہلو کو نظر انداز نہیں کرتا اور ایک ایسے عالمگیر صحیفہ کی حیثیت رکھتا ہے جس کی تعلیمات قیامت تک کے علوم پر حاوی اور قابل عمل ہیں۔ اسی طرح خالق کائنات نے اپنی ابدی تعلیم جس عظیم ہستی پر نازل فرمائی وہ بھی ایسا عالیشان فرستادہ اور نبیوں کا سردار ہے جس کی زندگی کے ہر عمل کو تمام بنی نوع انسان کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا گیا۔

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت مبارکہ قرآن کریم کی عملی تفسیر اور ایسے چراغ کی مانند ہے جو ہر تاریکی کو اجالے میں بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ایسا مبارک درخت ہے جس کے وجود کی سرسبز شاخیں کل عالم کو اپنے فیض سے معطر کرتی ہیں۔ آنحضور ﷺ کی سیرت کے ایسے ان گنت پہلو اور لاتعداد واقعات ہیں جن کا احاطہ دنیا کی ضخیم کتابوں میں بھی سما نہیں سکتا۔ سیرت النبیؐ پر بہت بڑی بڑی کتابیں لکھی گئی ہیں جو تحقیق کے کئی میدانوں میں فائدہ مند اور قابل استعمال ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مَیں اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی زندگی کے بعض قیمتی پہلوؤں کا مطالعہ ایک نشست میں کرنا چاہتا ہوں تو یہ اس کے لئے قدرے مشکل اور محنت طلب کام ہوگا۔ اس موقع پر اسے ایک ایسی کتاب کی ضرورت محسوس ہوگی جس میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے چمن سے اس طرح پھول چنے گئے ہوں کہ آنحضرتؐ کی زندگی کے باغ کا مکمل نقشہ آنکھوں کے سامنے آجائے۔ زیر تبصرہ کتاب اس ضرورت کو پورا کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوگی۔

محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل نے آنحضور ﷺ کی پاک سیرت میں سے ایسے واقعات کا انتخاب کیا ہے جو آپؐ کے صحابہؓ نے بیان کئے جنہوں نے اس صاحب جلال و جمال کو اپنی ظاہری و باطنی آنکھوں سے دیکھا اور اس چشمہ رواں سے بھر بھر کر جام پئے اور دوسروں کو بھی پلائے۔

آنحضورؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرنے والی اس خوبصورت کتاب کے آغاز میں شاہِ دوجہاںؐ کے بارے میں خالق کائنات کی گواہی موجود ہے کہ آپ خلق عظیم پر فائز ہیں۔ اور مکارم اخلاق کی تکمیل ہی آپ کی بعثت کی اصل غرض ہے۔ آنحضرتؐ کی کامیاب زندگی پر آپؐ کے غلام حضرت مسیح موعودؑ کا خراج تحسین اس کتاب میں قابل ذکر ہے۔ زیر تبصرہ کتاب میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ سیرت النبیؐ پر مشتمل واقعات کو اس انداز میں جمع کیا گیا ہے کہ قاری کی دلچسپی لحہ بہ لحہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔

کتاب میں درج ذیل عناوین کے تحت مختلف واقعات کو جمع کیا گیا ہے۔ آغاز وحی، خداتعالیٰ کی محبت اور اطاعت، خشیت الٰہی، نماز باجماعت، تہجد و نوافل، رمضان اور نفلی روزے، محبت قرآن، توکل، دعوت الی اللہ، سچائی، امانت، مالی معاملات، قرض کی ادائیگی، حیا، ایثار، ایفائے عہد، عدل و انصاف، قربانیاں اور صبر و استقامت، شجاعت و عزم، صفائی و پاکیزگی، عاجزی و انکساری، اپنے ہاتھ سے کام کرنا، حب الوطنی، شکر گزاری، سادگی، پاک زبان، تبسم و شگفتگی، وسعت حوصلہ، معلم اخلاق، خدمت والدین، ازواج سے سلوک، بچوں پر شفقت، حقوق ہمسایہ مہمان نوازی، مریضوں کی عیادت، غریبوں سے حسن سلوک، دشمنوں سے عفو و درگزر اور جانوروں کے لئے رحمت وغیرہ۔

مصنف اپنی کتاب کے تعارف "دہلیز" میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت نوروں کا مجموعہ ہے، جس سے رنگارنگ شعاعیں پھوٹتی ہیں اور سیرت کے ہر واقعہ سے متعدد اخلاق کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔ خوبصورت ٹائیٹل اور بہترین انداز میں طبع ہونے والی اس اہم کتاب میں بیان ہونے والے روح پرور واقعات صرف پڑھنے سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ اپنی زندگی کو سنوارنے کا نسخہ بھی ہیں۔

اس کتاب کی اشاعت کے لئے مہتمم اشاعت اور طباعت میں تعاون کرنے والی مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد شکریہ کے مستحق ہیں۔

(ایف۔شمس)

وحشت اسی سے پھر بھی وہی یار دیکھنا
پاگل کو جیسے چاند کا دیدار دیکھنا

اسی ہجرتی کو کام ہوا ہے کہ رات دن
بس وہ چراغ اور وہ دیوار دیکھنا

پاؤں میں گھومتی ہے زمیں آسماں تلک
اس طفلِ شیرخوار کی رفتار دیکھنا

یا رب کوئی ستارۂ امید پھر طلوع
کیا ہو گئے زمین کے آثار دیکھنا

لگتا ہے جیسے کوئی ولی ہے ظہور میں
اب شام کو کہیں کوئی مَے خوار دیکھنا

اس وحشتی کا حال عجب ہے کہ اُس طرف
جانا بھی اور جانبِ پندار دیکھنا

دیکھا تھا خواب شاعرِ مومن نے اس لئے
تعبیر میں مِلا ہمیں تلوار دیکھنا

جو دل کو ہے خبر کہیں ملتی نہیں خبر
ہر صبح اک عذاب ہے اخبار دیکھنا

مَیں نے سنا ہے قرب قیامت کا ہے نشاں
بے قامتی پہ جُبّہ و دستار دیکھنا

صدیاں گزر رہی ہیں مگر روشنی وُہی
یہ سر ہے یا چراغ سر دار دیکھنا

اس قافلے نے دیکھ لیا کربلا کا دن
اب رہ گیا ہے شام کا بازار دیکھنا

دو چار کے سوا یہاں لکھتا غزل ہے کون
یہ کون ہیں یہ کس کے طرفدار دیکھنا

(عبیداللہ علیم)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

کہتے ہیں مگر ایسا صاحب عزت جس میں جبر نہ ہو۔ عزیز بادشاہ کو بھی کہتے ہیں مگر اس میں جبر ہوتا ہے اگر جبر نہ ہو تو اس کی عزت باقی نہیں رہے گی۔ اس لئے اصل عزیز وہی ہے جو صاحب عزت بھی ہو اور صاحب غلبہ بھی۔

حضور انور نے ایک حدیث نبویؐ کے حوالہ سے بتایا کہ دراصل جب انسان لاالہ الا اللہ کہتا ہے تو اس سے اللہ کے سوا دنیا کے تمام معبودوں کی یا ایسے وجودوں کی جن کی طرف انسان عزت و غلبہ حاصل کرنے کے لئے جھکتا ہے، کی نفی ہو جاتی ہے۔ لاالہ الا اللہ کہنے والے کو ہر چیز کے لئے اللہ ہی کی طرف جھکنا ہوگا۔

ایک اور حدیث کے حوالہ سے حضور نے بتایا کہ ایک دفعہ ایک مجنون کو آنحضرتؐ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے سب سے پہلے اس پر سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا پھر قرآن مجید کی کئی دیگر آیات مختلف مقامات سے پڑھیں اور اسے دم کیا یہانتک کہ وہ ٹھیک ہو گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دم میں جان تو ہے مگر اسے دعائیہ طور پر پڑھنا چاہئے۔ دم کے اندر دعا اور التجا ہے اور سب سے بڑا دم سورۃ فاتحہ کا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا ایک اقتباس بھی حضور نے پیش فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ حقیقی عزت اور سچی تکریم خداتعالیٰ ہی سے آتی ہے وہ چاہے تو جن کے گھر غموں کی اندھیری ہے وہاں آرام کا دن چڑھا دے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بکثرت احمدی گواہ ہیں کہ اللہ کے فضل سے احمدیت کی برکت سے ان کو بہت عزت ملی اور ان کے جو رشتہ دار انکاری تھے وہ ذلیل و خوار ہو کر رہ گئے۔ یہ روزمرہ کا جماعت کا تجربہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے متعدد آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہ کا ذکر فرمایا جن میں اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز کا ذکر ہے اور پھر ان آیات و احادیث کی ساتھ ساتھ مختصر ضروری تشریح بھی بیان فرمائی۔ آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات بھی پیش فرمائے کہ آپ فرماتے ہیں خدا عزیز ہے ان کو عزت دیتا ہے جو اس کے ہو رہتے ہیں۔

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے ☆ جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

عالمگیر شہزادۂ امن

(تحریر فرمودہ: حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ممتاز صحابی، ایڈیٹر الحکم، حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ قادیان (انڈیا) کے موقعہ پر ۲۶/دسمبر ۱۹۵۰ء کو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی سیرت کے بارہ میں "ذکر حبیب" کے عنوان سے ایک دلآویز اور دلگداز خطاب فرمایا۔ کیونکہ اس خطاب میں خصوصیت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غیر مسلموں سے حسن سلوک اور ہمدردیٔ بنی نوع انسان اور قیام امن عالم کے لئے آپ کی تعلیمات کا روح پرور تذکرہ ہے اس لئے ہم اس خطاب کا ایک حصہ "عالمگیر شہزادۂ امن" کے عنوان سے الفضل انٹرنیشنل کے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ آج کل کے عالمی حالات کے تناظر میں حضور علیہ السلام کی سیرت طیبہ کا یہ پہلو خاص طور پر اس لائق ہے کہ اسے اپنوں اورغیروں کے سامنے خوب اچھی طرح کھول کرپیش کیا جائے۔ ہمیں امید ہے کہ احباب جماعت نہ صرف یہ کہ پوری توجہ اور اخلاص اورمحبت کے ساتھ اس ایمان افروز ذکر کو پڑھیں گے بلکہ مسیح پاک علیہ السلام کی بیان فرمودہ نصائح و تعلیمات کے مطابق عالمی امن کے قیام کے سلسلہ میں اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے دست و بازو بنتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے پورے جان و دل سے کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (مدیر)

".........مَیں آج آپؑ کی سیرت کے پہلو کو ایک نئے نقطۂ خیال سے پیش کروں گا۔ اور مَیں یہ دکھانے کی کوشش کروں گا کہ آپؑ کا ظہور بحیثیت ایک عالمگیر شہزادۂ امن کے ہوا تھا اور یہی ہونا چاہئے تھا۔ اس لئے کہ آپ پیغمبر انسانیت ﷺ کے غلام ہو کر آپ کی محبت و اتباع میں کامل انقطاع اور فنا حاصل کر کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی بعثت ثانیہ کے مظہر تھے اور یہ ظاہر ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پیغمبر انسانیت ہو کر مبعوث ہوئے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَمَا اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا﴾ (سورۃ السباء: ۲۹)۔ اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لئے بشیر و نذیر کر کے بھیجا ہے۔ آپ کی بعثت ثانیہ کے لئے مقدر فرمایا کہ وہ موعود اقوام عالم ہو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے وحی پاکر یہ دعویٰ کیا کہ وہ تمام اقوام کے موعود کی حیثیت سے آئے ہیں تاکہ دین واحد پر سب کو جمع کریں۔

اس لحاظ سے آپ اتحاد عالم کا مشن لے کر آئے۔ اور اتحاد چاہتا ہے کہ اختلاف کو مٹا دیا جاوے اور ان تمام امور کو جو باہمی عناد و نفرت پیدا کر دیتے ہیں اتحاد کے راستہ سے دور کر دیا جائے۔ مَیں اسی اصل پر آپ کو شہزادۂ امن سمجھتا ہوں۔ یہ میرا خیال نہیں، میرا ایمان ہے اور اس ایمان پر کامل یقین رکھتا ہوں۔ مَیں نے آپؑ کی زندگی میں آپ کے منہ سے براہ راست سن کر اور آپ کی تحریروں سے خود پڑھ کر اور آپؑ کے عمل کو دیکھ کر یہ معرفت اور یقین حاصل کیا ہے اس لئے مَیں بلاخوف تردید اپنے اس عقیدہ کا اظہار کرتا ہوں۔ اور یہ نئی بات نہیں تھی حضور سرور کائنات ﷺ کی بعثت کا مقصد بھی تو یہی عالمگیر اتحاد اور روح اخوت کو پیدا کرنا تھا۔

❀❀..........❀❀

اتحاد اور تنظیم کے متعلق اس حقیقت کو بھی سمجھ لینا چاہئے کہ اتحاد مقاصد نیک کے لئے ہو اور اس کے ثمرات باہم محبت اور اخوت کو پیدا کرنے والے ہوں۔ ورنہ وہ اتحاد جس کا یہ نتیجہ نہ ہو وہ رحمت کے بجائے لعنت ہو جاتا ہے۔ چوروں اور ڈاکوؤں میں ایک اتحاد ہوتا ہے لیکن ایسا اتحاد امن عامہ کے لئے ایک خطرناک چیز ہو جاتی ہے۔

پس اتحاد وہی مبارک اور مؤثر ہوتا ہے جو دنیا میں امن اور باہمی محبت وہمدردی کو پیدا کرتا ہو۔ اس اتحاد کی بنیاد ہمیشہ ان لوگوں کے ذریعہ رکھی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں۔ ان کو تم اپنے مذاق یا زبان کے لحاظ سے نبی کہو یا اوتار اور رِشی ان کا نام رکھو۔ وہ ایک نیک مقصد اور پاک اغراض کو لے کر آتے ہیں اور اپنے عمل سے امن پرور اتحاد کو پیدا کرتے ہیں۔ مَیں اسی نقطۂ خیال سے آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کو بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور آپ کی زندگی کا آخری کارنامہ اسی مرکزی اہمیت کی ایک دائمی یادگار ہے جس کا نام "پیغام صلح" رکھا گیا۔ آج بھی اس پیغام کی روشنی میں اکثریت اور اقلیت کے سب جھگڑے مٹ سکتے ہیں اور مَیں تو علی الاعلان کہتا ہوں اور میرا یہی عقیدہ ہے کہ جب بھی آفتاب امن پوری شان سے چمکے گا تو اس کا مطلع ہی "پیغام صلح" ہو گا۔ لیکن مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس یوم الامن کے لانے کے لئے پوری سعی کریں۔

آج دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے انسانی قلوب میں ایک لہر اٹھ رہی ہے۔ ابھی سٹاک ہالم کی اپیل امن پر لاکھوں آدمیوں کے دستخط لئے جا رہے ہیں اور بعض نوجوان اپنے خون سے دستخط کر رہے ہیں شاید وہ اس کو بڑا کارنامہ سمجھتے ہوں مگر مَیں یقین دلاتا ہوں کہ امن کے لئے خون کی ضرورت نہیں، وہ صرف دل کی تبدیلی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ تبدیلی انسانیت کا احترام ہے۔ ہاں ہر پہلو سے احترام ہے۔

مَیں جب حضرت نبی کریم ﷺ کا حجۃ الوداع کا خطبہ پڑھتا ہوں تو مجھ پر وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے جس میں آپؐ نے تمام انسانوں کو ایک سطح پر کھڑا کر دیا اور سب کی عزت، جان و مال کی حفاظت کا ہر ایک کو ذمہ دار قرار دیا۔ مَیں ذوق سخن میں دُور جا رہا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں اپنی تعلیم سے اپنے اقرار بیعت میں اور پھر عمل سے اس حقیقت کو واضح کیا۔

❀❀..........❀❀

مَیں نے سال گزشتہ آپ کی زندگی کا جو نصب العین آپ ہی کے الفاظ میں بیان کیا تھا اس کا ایک جزو یہ تھا خَلَقُ اللّٰہِ عِیَالِیۡ۔ میرا کنبہ اللہ کی مخلوق ہے۔ گویا آپ تمام بنی نوع انسان کو اپنا کنبہ یقین کرتے تھے اور ان کے ساتھ نیکی، غمخواری، ہمدردی و مواسات اپنا فرض سمجھتے تھے اور یہ نہ صرف اپنی تعلیم کا جزو قرار دیا بلکہ اپنے عمل سے اس کو ثابت کر دکھایا۔

آپ اس بستی میں (جس میں آج ہم جمع ہیں اور ہمارا یہ اجتماع اللہ تعالیٰ کی ہستی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل ہے) پیدا ہوئے۔ اور وہ جنہوں نے ان کے زمانہ کو دیکھا ہے، وہ نہ صرف جانتے ہیں بلکہ وہ اس امر کا اقرار کرنے پر مجبور ہیں کہ انہوں نے کبھی مغایرت نہیں سمجھی۔

آپ کے ابتدائی دوستوں میں مسلمانوں کی بجائے ہندو اور سکھ تھے۔ ان پرانے دوستوں میں سے لالہ ملاوامل صاحب خدا کے فضل سے اب تک زندہ ہیں۔ مَیں تو ان کی اور بھی زندگی کی دعا کرتا ہوں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک زندہ نشان اور گواہ ہیں۔ جس قدر یہاں ہندوؤں اور سکھوں سے آپ کا تعلق تھا وہ اس امر کی ایک کھلی دلیل ہے کہ آپ باوجود ایک ایسے خاندان کے فرد ہونے کے (جو ایک زمانہ میں حکمران تھا) اپنی بستی کے لوگوں میں کسی امتیاز کو پسند نہیں کرتے تھے۔ یہ لوگ بے تکلف آپ کے پاس جاتے اور بے تکلفی سے خاندان کا ایک فرد بن کر اپنی خواہشوں یا ضروریات کو پیش کرتے۔ مَیں ان لوگوں میں سے ایک ہوں جنہوں نے آپؑ کے اس اوائل زمانہ کے دوستوں کو دیکھا اور ان سے تعلقات پیدا کئے۔ مَیں اس وقت تک بھی ان لوگوں کی اولاد سے اسی طرح ملتا ہوں کہ گویا ہم ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں اور وہ بھی اسی طرح برتاؤ کرتے ہیں۔ یہ چیز ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل سے ملی۔

❀❀..........❀❀

آپؑ کے ابتدائی سفروں میں لالہ ملاوامل آپ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ آپؑ کی موعود شادی کی برات میں بھی وہ شریک تھے۔ ایسا ہی بھائی کشن سنگھ کو آپ نہایت محبت سے طب پڑھاتے اور بھائی کشن سنگھ صاحب نے مجھ سے بھی مثنوی مولانا روم اور دیوان حافظ پڑھا۔ لوگ جانتے ہیں کہ وہ صبح ہوتے ہی میرے ہاں موجود ہوتے تھے۔ انہوں نے بارہا کہا کہ مَیں جب مرزا صاحب کے پاس جاتا ہوں تو کبھی چھوٹا روڑا اُوپر سے پھینک دیتا اور آپ فوراً آجاتے۔ ذرا اس دستک کے طریق پر غور کرو اور آپ کی شفقت کے پہلو کو سوچو کہ بجائے خفا ہونے کے کہ یہ کیا طریق ہے، فوراً آجاتے اور ان کی بات سنتے۔

یہ کاہلوان کا گاؤں جو ننگل سے آگے ہے اس کا سردار جھنڈا سنگھ جو اسی زمانۂ اوائل کا ایک ملنے والا تھا جب آپ کا ذکر کرتا تو وہ رو پڑتا اور اس محبت وہمدردی کے جذبات سے مست ہو کر باتیں کرتا جو آپ ان لوگوں کے ساتھ رکھتے تھے۔

مَیں ان واقعات کو بیان کروں تو وہ درجنوں واقعات ہیں مگر مَیں ایک واقعہ کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لالہ شرمپت رائے دوسرے خاص دوستوں میں سے تھے۔ وہ ایک دفعہ سخت بیمار ہوئے۔ قادیان میں اس وقت طبّی امداد کے سامان نہ تھے مگر حضرت اقدس کے خدام میں ڈاکٹر آتے جاتے تھے۔ آپ نے ان کے علاج کے لئے ڈاکٹر عبداللہ صاحب کو مامور کر دیا اور آپ بلا ناغہ روزانہ ان کی عیادت کو جاتے اور تمام کیفیت دریافت کرتے اور مفید طبی مشورہ دیتے اور ہر قسم کی ادویات اپنے خرچ سے مہیا کرتے۔ اور ان کے پاس بیٹھ کر ان کا دل بہلاتے اور تسلی دیتے۔ لالہ شرمپت رائے صاحب ہمیشہ

اٹھتے وقت کہتے آپ دعا کریں۔ تو آپ فرماتے: شرمپت مَیں تو تمہارے لئے برابر دعا کرتا ہوں تم فکر کیوں کرتے ہو۔ اس طرح پر تسلی دیتے اور ان کی ڈھارس بندھواتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو شفا دی اور وہ بہت سالوں تک زندہ رہے۔ ان کی اولاد کو بھی حضرت کے خاندان سے ایسے ہی تعلقات رہے۔ چنانچہ لالہ گوکل چند صاحب نے میرے توسط سے ایک قیمتی زمین کے لئے حضرت امیر المومنین سے درخواست کی، یہ کہہ کر کہ بڑے مرزا صاحب کی شفقت آپ کو معلوم ہے کہ والد صاحب اور ہم سب کے ساتھ کیا سلوک فرماتے تھے۔ میرا نام بھی آپ کے ایک الہام کی بنا پر بدلا گیا تھا۔ آپ سے وہی امید اور توقع ہے۔ اس پر حضرت نے نہایت خوشی سے وہ زمین جو کئی ہزار کی مالیت کی ہے فوراً دے دی اور ان کی خواہش پر اعلان کرا دیا۔

مَیں نے یہ واقعات اس غرض سے بیان کئے ہیں کہ آپؑ عملاً مخلوق الٰہی کو اپنا عیال سمجھتے تھے۔ اپنے ابتدائی ایام میں جبکہ آپ پر ایک طرح سے زمانہ عُسر تھا اس لئے کہ خاندانی جائیداد سب سے بڑے بھائی کے قبضہ میں تھی۔ آپ کے لئے کھانا وغیرہ جو آتا آپ اس کے تین حصے کرتے جن میں ایک یتیم غفارا کے لئے ہوتا، دوسرا حضرت حافظ معین الدین صاحب کے لئے اور اپنے حصہ میں سے بھی کچھ اور دے دیتے تھے۔ بعض اوقات آپ کو دوسروں کی ہمدردی کے لئے فاقہ بھی کرنا پڑتا۔

❁❁..........❁❁

آپ نے اس اتحاد اور امن عامہ کے قیام کے لئے ہمیشہ عملی کام کیا۔ باہمی منافرت کا جذبہ عموماً مذہبی رنگ اختیار کر لیتا ہے اس لئے **آپ نے اتحاد اور امن عامہ کو حقیقی مذہب کے رنگ میں پیش کیا** اور اس کے لئے آپ نے قرآن کریم کی ہدایت کے موافق یہ اعلان کیا کہ دنیا کی کوئی قوم اور کوئی ملک ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے نبی یا رسول نہ آئے ہوں۔ یہ الگ امر ہے کہ ہر ملک نے اپنی زبان کے لحاظ سے ان کو مثلاً رشی کہا ہو یا اوتار کہا ہو یا بدھ کہا ہو۔ جبکہ ان کی غرض بعثت اور مقصد ایک ہی تھا تو نام کے اختلاف سے فرق نہیں پڑتا۔ اس طرح پر **آپ نے اپنی جماعت کو اور مسلمانوں کو عموماً بتایا کہ وہ تمام مذاہب کے ہادیوں اور رہنماؤں کا احترام کریں اور ان کو اللہ تعالیٰ کے مُرسَل یقین کریں۔** قرآن کریم کے اس بیان کردہ اصول کو آپ نے اپنی تقریروں اور تحریروں میں اور عام جلسوں میں بیان فرمایا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"اے ہموطنو! وہ دین، دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو اور نہ وہ انسان، انسان جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ ہمارے خدا نے کسی قوم سے فرق نہیں کیا۔ مثلاً جو جو انسانی طاقتیں اور قوتیں آریہ ورت کی قدیم قوموں کو دی گئی ہیں وہی تمام قوتیں عربوں اور فارسیوں اور شامیوں اور چینیوں اور جاپانیوں اور یورپ اور امریکہ کی قوموں کو بھی عطا کی گئی ہیں۔ سب کے لئے خدا کی زمین فرش کا کام دیتی ہے اور سب کے لئے اس کا سورج اور چاند اور ستارے روشن چراغ کا کام دے رہے ہیں۔ اور دوسری کئی خدمات بھی بجا لاتے ہیں۔ اس کی پیدا کردہ عناصر یعنی ہوا اور پانی اور آگ اور خاک اور ایسا ہی اس کی دوسری تمام پیدا کردہ چیزوں اناج اور پھل اور دوا وغیرہ سے تمام قومیں فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ پس یہ اخلاق ربانی ہمیں سبق دیتے ہیں کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانوں سے مروّت اور سلوک کے ساتھ پیش آویں اور تنگدل اور تنگ ظرف نہ بنیں۔

دوستو! یقیناً سمجھو کہ اگر ہم دونوں قوموں میں سے کوئی قوم خدا کے اخلاق کی عزت نہیں کرے گی اور اس کے پاک خلقوں کے برخلاف اپنا چال چلن بنائے گی تو وہ قوم جلد ہلاک ہو جائے گی اور نہ صرف اپنے تئیں بلکہ اپنی ذریت کو بھی تباہی میں ڈالے گی۔ جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے **تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقا کے لئے ایک آب حیات ہے اور انسانوں کی جسمانی اور روحانی زندگی اس امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے تمام مقدس اخلاق کی پیروی کریں جو سلامتی کا چشمہ ہیں۔**

اس حقیقت کو پیدا کرنے کے لئے اور اس اصل کو سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کو اسی آیت سے شروع کیا کہ ﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ﴾ اور جا بجا اس نے قرآن شریف میں صاف صاف بتلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہتے ہیں۔ بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا۔ اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے ﴿وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیۡہَا نَذِیۡرٌ﴾ کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا۔

سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ رب العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک بلکہ وہ سب قوموں کا ربّ ہے اور تمام مکانوں کا ربّ ہے اور تمام زمانوں کا ربّ ہے اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی و روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقعہ نہ ملے اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا۔ یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی تا وہ اس سے ہدایت پاویں مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا، مگر ہمارے زمانہ میں مخفی رہا۔ پس اُس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا۔ اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھہرایا"۔

❁❁..........❁❁

اسی اصل پر آپ نے عمل کیا اور اپنی جماعت کو تعلیم دی کہ وہ حضرت کرشن اور حضرت رامچندر، گوتم بدھ، حضرت زرتشت اور دوسرے ممالک کے مشہور و معروف رشیوں اور اوتاروں کو اللہ تعالیٰ کے نبی اور فرستادہ یقین کر کے ان کا اسی طرح احترام اور ادب کریں جس طرح پر وہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کا جن کا ذکر نام لے کر قرآن کریم میں آیا اور جن کا ذکر نام کی صراحت سے نہیں مگر اس اصل کے ماتحت کیا کہ کوئی قوم اور ملک ایسا نہیں جس میں خدا کے نبی نہ آئے ہوں۔

حضرت کرشن کے متعلق آپ نے ۱۹۰۴ء میں بمقام سیالکوٹ ایک پبلک لیکچر میں فرمایا:

"راجہ کرشن جیسا کہ مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی۔ اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے روح القدس اترتا تھا۔ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے فتح مند اور باقبال تھا، جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا اور وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا۔ وہ خدا کی محبت سے پُر تھا اور نیکی سے دوستی اور شرک سے دشمنی رکھتا تھا"۔

اس طرح پر حضرت کرشن کی عزت و عظمت کو اپنی جماعت کے دلوں میں قائم کیا۔ اور یہ عزت و عظمت اور بھی ترقی کر گئی جب کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی وحی سے اعلان کیا کہ مَیں اس وقت کرشن کے نام سے آیا ہوں۔

یاد رکھو انبیاء علیہم السلام کی ایک بعثت ثانیہ ہوا کرتی ہے۔ حضرت کرشن نے بھی یہ فرمایا کہ جب دنیا میں پاپ بڑھ جاتا ہے تو مَیں اس کے دُور کرنے کے لئے آتا ہوں۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایسے موقع پر کسی مامور کو بھیج دیتا ہے تا وہ اس قوت یقین کو پھر پیدا کرے جس کے جاتے رہنے سے گناہ پر دلیری ہوتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے تازہ بتازہ نشانات پا کر اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایک زندہ ایمان پیدا کرتے ہیں۔ یہ بعثت ثانیہ کبھی تو فرداً فرداً ہوتی ہے۔ صوفیوں کی اصطلاح میں ایسے آنے والوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ نوحؑ کے قدم پر ہیں یا حضرت ابراہیمؑ کے قدم پر ہیں۔ لیکن آخری زمانہ کے لئے یہ مقدر کیا گیا تھا کہ ان تمام آنے والے موعودوں کا ظہور ایک ہی وجود میں ہو اور یہ اس لئے کہ آنے والا موعود اقوام آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ کا مظہر تھا اور آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبر انسانیت اور خاتم الانبیاء کر کے بھیجا تھا۔

❁❁..........❁❁

اس اصل پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود کو ان تمام اقوام کے موعودوں کا مظہر بنا دیا اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر بتایا کہ میں ہندوستان کے موعود کرشن کے رنگ میں ہوں۔ اور عیسائیوں کے لئے ابن مریم کے رنگ میں مسیح ہوں اور مسلمانوں کے لئے مہدی ہوں اور ایسا ہی دوسری اقوام کے آنے والے موعودوں کا مظہر ہوں اور یہ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ بین الاقوام اتحاد قائم کرنے کا ارادہ مقدر کیا تھا۔ اس مقصد کے لئے حمل و نقل کے ذرائع میں آسانیاں پیدا کر دیں اور خود مختلف اقوام میں اتحاد و اتفاق کے جذبہ کو پیدا کر دیا۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے کہ وہ صحیح طریق عمل سے غافل ہیں لیکن یاد رکھو کہ وہ وقت قریب ہے جب اقوام عالم نیازمندی کے ساتھ اس کو قبول کریں گی۔ یہ بشارات آپ کے الہامات میں موجود ہیں۔ آج یہ باتیں عجیب معلوم ہوتی ہیں کہ ایسا کیونکر ہوگا۔ مگر یہ ہو کر رہے گا۔ قادیان کے لوگ تو زندہ گواہ ہیں کہ جب دنیا میں اس بستی کو کوئی نہ جانتا تھا اور نہ آپ کا کوئی دعویٰ تھا تب آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اعلان کیا کہ تیرے پاس دور دراز سے لوگ آئیں گے تو اپنے مکانوں کو وسعت دے۔ اور دنیا نے دیکھا کہ یہ گمنام بستی ایک بین الاقوامی شہر بن گیا۔ آج بھی اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہے اور اس وقت بھی اس جلسہ میں مَیں اس نشان کو زندہ دیکھتا ہوں اور ہر آنکھ رکھنے والا اس کو دیکھ سکتا ہے۔

❁❁..........❁❁

چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو موعود اقوام بنا کر بھیجا تھا اس لئے مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے الہامات میں مختلف ناموں سے آپ کو پکارا اور ان اسماء میں وہ اغراض و مقاصد مخفی تھے جو آئندہ آپ کے ذریعہ پورے ہونے والے تھے۔ چنانچہ آج سے پچاس سال پہلے آپ کے منصب کے متعلق فرمایا "یَضَعُ الْحَرْبَ وَیُصْلِحُ النَّاسَ"۔ یعنی مناقشات مذہبی کو اٹھا دے گا یعنی مذہب کے نام سے جو جنگ لڑی جاتی ہے اسے دور کرے گا اور اندرونی طور پر مصالحت کرا دے گا۔ اور ایک الہام میں فرمایا "سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ"۔ آپ کا نام سلمان رکھا جس کے معنے ہیں دو صلحیں یعنی وہ ایک ایسا راستہ پیش کرے گا کہ جس پر چل کر اندرونی طور پر باہمی جدال مذہبی ختم ہو جائے گا۔ اور دوسری اقوام کے ساتھ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ تمام امور مذہبی مناقشت کے متعلق ہیں ورنہ دنیوی

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

جب محبت الٰہی دلوں سے اٹھ جائے اور دین کے گم ہونے کا اندیشہ ہو تو ہمیشہ خدا روحانی خلیفے پیدا کرتا رہے گا

آج کل جو اللہ کے فضلوں کی بارش ہو رہی ہے یہ بھی حضور اکرم ﷺ ہی کی برکت ہے

خلافت حقّہ کے ذریعہ مومنوں کے خوف کے امن میں تبدیل ہونے کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاهر احمد خلیفة المسیح الرابع ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز- فرمودہ ۸ر فروری ۲۰۰۲ء بمطابق ۸ر تبلیغ ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

یہ جو سلسلۂ مضمون ہے یہ امن سے تعلق رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک امن کیسے پیدا ہوا اور کس وقت اس کی ضرورت پڑتی ہے اور اللہ اس غم اور فکر کو دور کیسے کر سکتا ہے۔ تو پہلی آیت سورۃ النور کی آیت ۵۶ میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

﴿وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ. وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا .يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا. وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُوْلٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾-

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر جب وہ چاہے گا، اس کو اٹھا لے گا، پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ قائم رہے گی۔ پھر اس کو بھی جب چاہے گا اٹھا لے گا۔ اس کے بعد ایسی بادشاہت قائم ہو گی جو کاٹنے والی ہو گی اور جب تک اللہ چاہے گا وہ باقی رہے گی۔ پھر اللہ اس کو بھی جب چاہے گا اٹھا لے گا۔ اس کے بعد (اس سے بھی بڑھ کر) جابر حکومتیں آئیں گی اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ دَور قائم رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو بھی جب چاہے گا اٹھا لے گا۔ پھر اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ خاموش ہو گئے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند الکوفیین)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپؐ پر سورۃ الجمعة نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اس کی آیت ﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ پڑھی تو ایک آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ کون لوگ ہیں؟ آنحضور ﷺ نے اس کو کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ اُس آدمی نے دو یا تین دفعہ یہی سوال دہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنا دست مبارک سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے پر رکھا اور فرمایا: اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا تو اِن لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔

(بخاری۔ کتاب التفسیر۔ سورۃ الجمعة)

اس کی دوسری روایت میں 'کچھ لوگ' کی بجائے 'ایک شخص اُس کو واپس لے آئے گا' بھی ہے۔

"عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ اُمَّتِىْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَايُدْرِى اَوَّلَهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرَهٗ"۔ (ترمذی کتاب الأمثال)۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امّت کی مثال بارش کی طرح ہے۔ یہ نہیں معلوم ہو سکے گا کہ اس کا پہلا حصہ بہتر ہے یا آخری۔

اس ضمن میں یہ اچھی طرح یاد رکھ لینا چاہئے کہ آج کل جو اللہ کے فضلوں کی بارش ہو رہی ہے یہ بھی آنحضرت ﷺ کے فضلوں کی بارش ہی ہے۔ اس کو ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ کوئی احمدیت کے فضلوں کی بارش اس سے الگ ہے۔ پس فضل رسول اللہ ہی کے ہیں۔ اس کی پہلی بارش کے وقت کیا حال تھا اور اب دوسری بارش کے وقت کیا حال ہے، یہ فرق ظاہر ہو چکا ہے۔ اور یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کی برکت ہے۔

ایک حدیث ہے عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِمَامًا عَادِلًا وَحَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَرْجِعُ السَّلْمَ وَ يَتَّخِذُ السُّيُوْفَ مَنَاجِلَ. (مسند احمد بن حنبل باقی مسند المکثرین)۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم عادل امام اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے والے حَکَم کی حیثیت سے نازل ہو گا۔ وہ صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور امن و آشتی کو لوٹائے گا اور تلواروں کو درانتیوں میں تبدیل کر دے گا (یعنی زمانے کے لوگ باہم جنگ و جدال کو چھوڑ کر کھیتی باڑی کی طرف متوجہ ہوں گے۔

اس میں جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مثال کے طور پر ہیں، پرانے نہیں۔ اسی طرح جو لفظ یہاں بیان ہوئے ہیں وہ سارے تمثیلی ہیں۔ مثلاً یہ مراد تو نہیں ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے صلیب کو توڑے گا۔ صلیب تو جتنی دنیا میں توڑتے جائیں گے اور بنتی چلی جائیں گی۔ صلیبوں کا سلسلہ تو کبھی ختم ہو ہی نہیں سکتا۔ اسی طرح خنزیر کو قتل کرنے سے بھی یہ مراد نہیں ہے کہ وہ نعوذ باللہ من ذلک نازل ہوتے ہی بیلوں میں گھس جائے گا اور جو سؤر نظر آئے گا اس کو مار دے گا۔ پھر جہاں سؤر پالتے ہیں وہاں جائے گا۔ تو اتنی دیر میں پیچھے سؤر اور بچے دیتے چلے جائیں گے۔ یہ تمثیلات ہیں ان کو حکمت کی باتیں سمجھ کر غور کرنا چاہئے۔ صلیب توڑنے سے مراد ہے صلیبی مذہب کی بنیاد نکال دے گا اور قتل خنزیر سے مراد خنزیر صفت لوگوں کو قتل کرے گا۔ جن کی صفتیں گندی اور غلط ہیں ان کو ہلاک کرے گا۔ اور تلواروں کو درانتیوں میں تبدیل کر دے گا۔ یہ ایسا واقعہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اب تلواروں کے جہاد کی ضرورت نہیں ہے بلکہ کھیتی باڑی کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ اور لوگ متوجہ ہو رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حارث کا لقب بھی عطا فرمایا تھا۔ کھیتی باڑی والا۔ چنانچہ اب کثرت سے لوگ اس طرف رجوع کر رہے ہیں۔ اب جو قریب ہی کے زمانہ میں حالات واقع ہوئے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ اب زیادہ فکریں اپنی کھیتیوں کی ہیں بہ نسبت اس کے کہ تلوار کے زور سے قتل کیا جائے۔

ایک الہام ۱۸۹۹ء کا ہے: "خدا نے مجھے ...... خبر دی کہ تیرے ساتھ آشتی اور صلح پھیلے گی۔ ایک درندہ بکری کے ساتھ صلح کرے گا۔ اور ایک سانپ بچوں کے ساتھ کھیلے گا۔ یہ خدا کا ارادہ ہے۔ گو لوگ تعجب کی راہ سے دیکھیں۔"

(اشتہار واجب الاظہار۔ صفحہ ۲۔۳۔ ضمیمہ تریاق القلوب)

یہ سب تمثیلات ہیں اس کی یہ مراد ہر گز نہیں ہوتی کہ ایک درندہ بکری کے ساتھ واقعی صلح کرلے۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ مخالف طبیعتیں پیدا کی گئی ہیں۔ تو اس سے مراد درندہ صفت لوگ ہیں۔ وہ مظلوم لوگ جن پر وہ ظلم کیا کرتے تھے وہ اس سے باز آجائیں گے۔ اور سانپ بچوں کے ساتھ کھیلے گا۔ یہ تو نظارہ جو لوگ سندھ میں گئے ہوئے ہیں وہ جانتے ہیں کہ واقعۃً یہ ہو چکا ہے کہ ایک سانپ وہاں ہوتا ہے جو دن کے وقت آنکھیں نہیں کھول سکتا اور کسی کو ڈس نہیں سکتا۔ تو بچے اس کو پکڑ لیتے ہیں اور اس کے ساتھ کھیلتے ہیں اور وہ ان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاتا۔ تو ظاہراً بھی بعض باتیں پوری ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

"یہی تفسیر لفظ یَکْسِرُ الصَّلِیْب اور یَضَعُ الْحَرْب کی ہے۔ یہ غلط اور جھوٹا خیال ہے کہ جہاد ہوگا۔ بلکہ حدیث کے معنے یہ ہیں کہ آسمانی حربہ جو مسیح موعود کے ساتھ نازل ہوگا یعنی آسمانی نشان اور نئی ہوا یہ دونوں باتیں دجالیت کو ہلاک کریں گی۔ اور سلامتی اور امن کے ساتھ حق اور توحید اور صدق اور ایمان کی ترقی ہوگی۔ اور عداوتیں اٹھ جائیں گی اور صلح کے ایام آئیں گے۔ تب دنیا کا اخیر ہوگا۔ اسی وجہ سے ہم نے اس کتاب کا نام بھی ایّام الصُّلح رکھا"۔

(ایام الصُّلح ۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۶)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"خدا میری نسبت فرماتا ہے۔ سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ (ترجمہ) سلمان یعنی یہ عاجز جو دو صلح کی بنیاد ڈالتا ہے، ہم میں سے ہے جو اہل بیت ہیں۔

یہ وحی الٰہی اس مشہور واقعہ کی تصدیق کرتی ہے جو بعض دادیاں اِس عاجز کی سادات میں سے تھیں۔ اور دو صلح سے مراد یہ ہے کہ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ ایک صلح میرے ہاتھ سے اور میرے ذریعہ سے اسلام کے اندرونی فرقوں میں ہوگی اور بہت کچھ تفرقہ اُٹھ جائے گا۔ اور دوسری صلح اسلام کے بیرونی دشمنوں کے ساتھ ہوگی کہ بہتوں کو اسلام کی حقانیت کی سمجھ دی جائے گی۔ اور وہ اسلام میں داخل ہو جائیں گے، تب خاتمہ ہوگا۔" (حقیقۃالوحی۔ صفحہ ۷۸۔ حاشیہ در حاشیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"جو مومنوں میں سے خلیفہ ہوتے ہیں ان کو بھی اللہ ہی بناتا ہے۔ ان کو خوف پیش آتا ہے مگر خدا تعالیٰ اُن کو تمکنت عطا کرتا ہے۔ جب کسی قسم کی بدامنی پھیلے تو اللہ ان کے لئے اس کی راہیں نکال دیتا ہے۔ جو اُن کا منکر ہو، اس کی پہچان یہ ہے کہ اعمالِ صالحہ میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ دینی کاموں سے رہ جاتا ہے۔

جناب الٰہی نے ملائکہ کو فرمایا کہ مَیں خلیفہ بناؤں گا کیونکہ وہ اپنے مقربین کو کسی آئندہ معاملہ کی نسبت جب چاہے اطلاع دیتا ہے۔ ان کو اعتراض سوجھا۔ جو ادب سے پیش کیا۔ ایک دفعہ ایک شخص نے مجھے کہا: حضرت صاحب نے دعویٰ تو کیا ہے مگر بڑے بڑے علماء اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ مَیں نے کہا: وہ خواہ کتنے بڑے ہیں مگر فرشتوں سے بڑھ کر تو نہیں۔ اعتراض تو انہوں نے بھی کر دیا اور کہا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَ یَسْفِکُ الدِّمَآءَ (البقرہ:۳۱) کیا تُو اُسے خلیفہ بناتا ہے جو بڑا فساد ڈالے اور خونریزی کرے۔ یہ اعتراض ہے مگر مولیٰ۔ ہم تجھے پاک ذات سمجھتے ہیں۔ تیری حمد کرتے ہیں۔ تیری تقدیس کرتے ہیں۔ خدا کا انتخاب صحیح تھا مگر خدا کے انتخاب کو اُن کی عقلیں کب پاسکتی تھیں۔"

(الفضل۔ ۱۷/ ستمبر ۱۹۱۳ء۔ صفحہ ۱۵)

یہاں ﴿مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ﴾ والی بات جو ہے اسکو اس پہلو سے بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جب خدا کا کوئی نبی آتا ہے تو فساد تو زمین میں ضرور برپا ہوتا ہے مگر فساد کرنے والے مخالف ہوتے ہیں۔ نبی کی طرف سے فساد کا آغاز کبھی نہیں ہوا۔ نبی ہمیشہ دفاعی جنگیں لڑتے ہیں اور زمین میں جو خون بہایا جاتا ہے وہ مخالف، نبیوں اور بزرگوں کے خون بہاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"﴿وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا﴾: خدا فرماتا ہے کہ ہمارے مامور کی شناخت کیا ہے۔ اس کے لئے ایک تو یہ نشان ہے کہ وہ بھولی بسری متاع جس کے خدائے تعالیٰ پسند کرتا ہے اس سے لوگ آگاہ ہوں اور غلطی سے چونک اٹھیں اور اسے چھوڑ دیں۔ اس کو پورا کرنے کے لئے اس کو ایک طاقت دی جاتی ہے۔ ایک قسم کی بہادری اور نصرت عطا ہوتی ہے۔ اس بات کے قائم کرنے کے لئے جس کے لئے اس کو بھیجا ہے قسم قسم کی نصرتیں ہوتی ہیں۔ کوئی ارادہ اور سچا جوش پیدا نہیں ہوتا۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ کی مدد کا ہاتھ ساتھ نہ ہو۔ بڑی بڑی مشکلات آتی ہیں اور ڈرانے والی چیزیں آتی ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ ان سب خوفوں اور خطرات کو امن سے بدل دیتا ہے اور دُور کر دیتا ہے۔ ایک معیار وت اس کی راست بازی اور شناخت کا یہ ہے۔

اب ذرا ہادیٔ کامل ﷺ کی حالت پر غور کرو۔ جب آپؐ نے دعوت حق شروع کی تو تنہا تھے۔ جیب میں روپیہ نہ تھا۔ بازے بڑے مضبوط نہ تھے۔ حقیقی بھائی کوئی نہ تھا۔ ماں باپ کا سایہ بھی سر سے اٹھ چکا تھا۔ اور ادھر قوم کی دلچسپی نہ تھی۔ مخالفت حد سے بڑھی ہوئی تھی۔ مگر خدا کے لئے کھڑے ہوئے۔ مخالفوں نے جس قدر ممکن تھے دکھ پہنچائے۔ جلاوطن کرنے کے منصوبے باندھے۔ قتل کے منصوبے کئے۔ کیا تھا جو انہوں نے نہ کیا۔ مگر کس کو نیچا دیکھنا پڑا۔ آپؐ کے دشمن ایسے خاک میں ملے کہ نام و نشان تک مٹ گیا۔ وہ ملک جو کبھی کسی کے ماتحت نہ ہوا تھا آخر کس کے ماتحت ہوا؟ اس قوم میں جو توحید سے ہزاروں کوس دور تھی توحید پہنچادی۔ اور نہ صرف پہنچادی بلکہ منوادی۔ خوف کے بعد امن عطا کیا۔ ان کے بعد ان کے جانشین حضرت ابو بکرؓ ہوئے۔ آپؓ کی قوم جاہلیت میں بھی چھوٹی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم میں سے بھی نہ تھے۔ پھر کیونکر ثابت ہوا کہ خلیفہ حق ہیں۔ اُسامہؓ کے پاس بیس ہزار لشکر تھا۔ کو بھی حکم دے دیا کہ شام کو چلے جاؤ۔ اگر اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لشکر موجود ہوتا تو لوگ کہتے کہ بیس ہزار لشکر کی بدولت کامیابیاں ہوئیں۔ نواح عرب میں ارتداد کا شور اٹھا۔ تین مسجدوں کے سوا نماز کا نام و نشان نہ رہا تھا۔ سب کچھ ہوا۔ میرے خدا نے کیسا ہاتھ پکڑا کہ رافضی بھی گواہی دے اٹھا کہ اسد اللہ الغالب کو خوف کی وجہ سے ساتھ ہونا پڑا۔ کیسا خوف پیدا ہوا"۔ یعنی شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ خوف کی وجہ سے حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ ہو گئے تھے۔ تو اگر یہ سچ ہے تو ابو بکر کے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا۔ خوف کس بات کا پیدا ہوا۔ پس اصل میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صالح تھے اور صرف خدا کا خوف تھا ورنہ کسی انسان کا خوف آپ پر غالب نہ آسکا۔ "کیوں؟ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنائے تھے۔ اسی طرح ہمیشہ جب لوگ مامور ہو کر آتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی سے اس کے ہاتھ کا تھامنا یہ دکھلا دیتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں محفوظ ہوتا ہے۔ یادرکھو جس قدر کمزوریاں ہوں وہ سب معجزات اور الٰہی تائیدیں ہیں کیونکہ ان کمزوریوں ہی میں تائید الٰہی کا مزہ آتا ہے اور معلوم ہو جاتا ہے"۔ (حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ ۲۲۹)

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital

You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST		EUROPE ENGINEER LIST	
London:	0208 480 8836	France:	01 60 19 22 85
London:	07900 254520	Germany:	08 25 71 694
London:	07939 054424	Germany:	06 07 16 21 35
London:	07956 849391	Italy:	02-35 57 570
London:	07961 397839	Spain:	09 33 87 82 77
High Wycombe:	01494 447355	Holland:	02 91 73 94
Luton:	01582 484847	Norway:	06 79 06 835
Birmingham:	0121 771 0215	Denmark:	04 37 17 194
Manchester:	0161 224 6434	Sweden:	08 53 19 23 42
Sheffield:	0114 296 2966	Switzerland:	01 38 15 710
W.Yorkshire:	07971 532417		
Edingburgh:	0131 229 3536		
Glasgow:	0141 445 5586		

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

MAIL ORDER
EXPORT
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

”خدا نے مومنوں کو جو نیکوکار ہیں وعدہ دے رکھا ہے جو ان کو خلیفے بنائے گا انہی خلیفوں کی مانند جو پہلے بنائے گئے تھے اور اُسی سلسلۂ خلافت کی مانند سلسلہ قائم کرے گا جو حضرت موسیٰؑ کے بعد قائم کیا تھا اور اُن کے دین کو یعنی اسلام کو جس پر وہ راضی ہوا زمین پر جمادے گا اور اُس کی جڑ لگادے گا اور خوف کی حالت کو امن کی حالت کے ساتھ بدل دے گا۔ وہ میری پرستش کریں گے، کوئی دوسرا میرے ساتھ نہیں ملائیں گے۔ دیکھو اس آیت میں صاف طور پر فرمادیا ہے کہ خوف کا زمانہ بھی آئے گا اور امن جاتا رہے گا مگر خدا اس خوف کے زمانہ کو پھر امن کے ساتھ بدل دے گا۔ سو یہی خوف یشوع بن نون کو بھی پیش آیا تھا اور جیسا کہ اس کو خدا کے کلام سے تسلی دی گئی ایسا ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی خدا کے کلام سے تسلی دی گئی۔“(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷۔ صفحہ ۱۸۸۔۱۸۹)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

”مطلب یہ ہے کہ ہر ایک خوف کی حالت میں کہ جب محبت الٰہیہ دلوں سے اُٹھ جائے اور مذاہب فاسدہ ہر طرف پھیل جائیں اور لوگ رُوبہ دنیا ہو جائیں اور دین کے گم ہونے کا اندیشہ ہو تو ہمیشہ ایسے وقتوں میں خدا روحانی خلیفوں کو پیدا کرتا رہے گا کہ جن کے ہاتھ پر روحانی طور پر نصرت اور فتح دین کی ظاہر ہو اور حق کی عزت اور باطل کی ذلت ہو تا ہمیشہ دین اپنی اصلی تازگی پر عود کرتا رہے اور ایماندار ضلالت کے پھیل جانے اور دین کے مفقود ہو جانے کے اندیشہ سے امن کی حالت میں آجائیں۔“(براہین احمدیہ۔ صفحہ ۲۳۵۔۲۳۶ حاشیہ)

پھر فرماتے ہیں:-

”ان آیات میں مسلمان مردوں اور عورتوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ضرور ان میں سے بعض مومنوں کو اپنے فضل اور رحمت سے خلیفہ بنائے گا اور ان کے خوف کو امن میں بدل دے گا۔ پس یہ ایک ایسی بات ہے جس کا پورا اور مکمل مصداق ہم حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کو پاتے ہیں جیسا کہ اہل تحقیق کے نزدیک یہ امر واضح ہے کہ ان کی خلافت کا زمانہ ایک خوف و مصائب کا زمانہ تھا کیونکہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو اسلام اور مسلمانوں پر طرح طرح کی مصیبتیں نازل ہوئیں اور بہت سارے منافق مُرتد ہو گئے اور مُرتدین کی زبانیں دراز ہو گئیں اور جھوٹے دعویداروں سے ایک گروہ نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور ان کے گرد بہت سارے بادیہ نشین جمع ہو گئے یہاں تک کہ مسیلمہ کے ساتھ قریباً ایک لاکھ جاہل اور فاجر لوگ آشامل ہوئے اور فتنوں نے جوش مارا اور مصائب بڑھ گئے اور قسم قسم کی بلاؤں نے دُور و نزدیک سے مسلمانوں کا احاطہ کر لیا اور مومن ایک سخت زلزلہ میں مبتلا کئے گئے اور مسلمانوں میں سے ہر فرد آزمائش میں ڈالا گیا اور خوفناک اور حواس کو دہشت ناک کرنے والے حالات پیدا ہو گئے اور مومن بے چارگی کی حالت کو پہنچ گئے۔ گویا ایک انگارہ تھا جو ان کے دلوں میں بھڑکایا گیا یا یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ چھری کے ساتھ ذبح کر دیئے گئے ہیں، کبھی وہ آنحضرت ﷺ کے فراق کی وجہ سے اور کبھی آگ کی مانند جلا دینے والے فتنوں کی وجہ سے روتے تھے اور امن و امان کا کوئی نشان باقی نہ رہا اور فتنوں میں پڑے ہوئے مسلمان ایسے مغلوب ہو گئے جیسے رُوڑی کے اوپر اُگی ہوئی گھاس اس کو ڈھانپ لیتی ہے۔ پس مومنوں کا خوف اور گھبراہٹ بڑھ گیا اور ان کے دل دہشت اور کرب سے بھر گئے تو ایسے وقت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو زمانے کا حاکم اور خاتم النبیین ﷺ کا خلیفہ بنایا۔ اسلام پر حالات واردہ کی وجہ سے اور ان باتوں کی وجہ سے جو آپ نے منافقوں، کافروں اور مُرتدین کی طرف سے دیکھیں۔ آپ پر سخت غم طاری ہو گیا اور آپ موسم ربیع کی بارش کی طرح روتے تھے اور آپ کے آنسو چشموں کی طرح بہتے تھے اور آپ اللہ تعالیٰ سے اِسلام اور مسلمانوں کی بہتری اور بھلائی چاہتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب میرے باپ خلیفہ بنائے گئے اور اللہ تعالیٰ نے امر خلافت آپ کو تفویض کیا تو آپ نے خلیفہ بنتے ہی فتنوں کو ہر طرف سے موجزن پایا اور یہ کہ جھوٹے نبوت کے مدعی جوش میں ہیں اور منافق مرتد لوگ بغاوت پر آمادہ ہیں۔ سو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس قدر مصائب آپڑے کہ اگر پہاڑوں پر اتنی مصیبتیں نازل ہوتیں تو وہ ٹوٹ کر گر جاتے اور ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ لیکن آپ کو رسولوں کی طرح ایک صبر عطا کیا گیا یہاں تک کہ اللہ کی نصرت آئی اور جھوٹے مدعیان نبوت قتل کئے گئے اور مُرتد ہلاک کر دیئے گئے اور فتنوں اور مصائب کا قلع قمع کر دیا گیا اور معاملے کا فیصلہ کر دیا گیا اور امر خلافت مضبوط ہو گیا اور اللہ نے مومنوں کو مصیبت سے نجات بخشی اور ان پر خوف طاری ہونے کے بعد اسے امن میں بدل دیا اور ان کے دین کو مضبوط کر دیا۔ اور مفسدین کے منہ کالے کر دئے اور اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے ابوبکر صدیق کی مدد فرمائی اور سرکشوں اور بڑے بڑے بتوں کو تباہ کر دیا اور کفار کے دلوں میں رُعب ڈال دیا۔ پس وہ شکست کھا گئے اور انہوں نے حق کی طرف رجوع کیا اور سرکشی سے توبہ کی اور یہ غالب خدا کا وعدہ تھا جو تمام سچوں سے زیادہ سچا ہے۔“(سرّ الخلافہ۔ روحانی خزائن جلد ۸۔ صفحہ ۳۳۴۔۳۳۵)

دیکھیں، یہی کیفیت حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر سب دشمنوں نے شور مچا دیا تھا اور سارے ہندوستان کے اخباروں نے لکھنا شروع کر دیا تھا کہ بس اب اس کی زندگی کی بات تھی۔ اب یہ سلسلہ مٹا یا مٹا۔ اور بہت سی زبانیں کھول دی گئی تھیں۔ یہاں تک کہ یوں لگتا تھا کہ واقعتاً اب اس فتنے کا کوئی حل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کو جو بہت ہی رقیق القلب تھے اور بوڑھے تھے ان کو ایسا مضبوطی سے قائم کیا کہ سارے فتنوں کا سر کچل دیا۔ اور آپ کا زمانہ، پہلا خلیفہ ہے جس وقت احمدیت میں کلیۃً وحدانیت تھی ایک بھی فرقہ نہیں بنا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانے کی طرح۔ یہی حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی مشابہت ہے۔ اس کے بعد مختلف فرقے بنتے رہے۔ پیغامیوں کا فرقہ بنا، دوسرے فرقے اسی طرح کے بنتے رہے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح اول کے زمانہ میں بالکل حضرت ابوبکر صدیق کی طرح کسی فتنے اور تفرقے کا آغاز بھی نہیں ہوا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”یہ تمام آیات آئندہ کے لئے پیشگوئیاں تھیں تاکہ ان کے ظہور کے وقت مومنوں کا ایمان بڑھ جائے اور وہ اللہ کے وعدوں کو پہچان لیں۔ کیونکہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد اسلام میں فتنے پیدا ہونے اور اس پر مصائب نازل ہونے کی خبر دی تھی اور ان میں یہ وعدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اس وقت بعض مومنوں کو خلیفہ بنائے گا اور خوف کے بعد ان کو امن دے گا اور ان کے متزلزل دین کو تقویت بخشے گا“۔ بعض مومنوں کو خلیفہ بنائے گا۔ یعنی بظاہر یہ لکھا ہوا ہے کہ کئی مومن خلیفہ ہوں گے۔ عملاً تو سب مومن ہی مل کر خلیفہ بنتے ہیں۔ ”اور خوف کے بعد ان کو امن دے گا اور ان کے متزلزل دین کو تقویت بخشے گا۔ اور مفسدین کو ہلاک کرے گا۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس پیشگوئی کا مصداق سوائے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اور اُن کے زمانے کے کوئی نہیں۔ پس انکار نہ کریں کیونکہ اس کی دلیل تو ظاہر ہو گئی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اسلام کو ایسی دیوار کی طرح پایا جو مفسدین کی شرارت کی وجہ سے گرنے کو تھی۔ خدا تعالیٰ نے اس کو ان کے ہاتھوں ایک چونہ گچ، مضبوط اونچے قلعہ کی طرح بنا دیا جس کی دیواریں فولادی تھیں اور اس میں ایسی فوج تھی جو غلاموں کی طرح فرمانبردار تھی۔ پس غور کریں کہ اس میں آپ کے لئے کوئی شک کی گنجائش ہے یا اس کی نظیر آپ کے نزدیک اَور جماعتوں سے لانا ممکن ہے؟۔“

(سرّ الخلافہ۔ روحانی خزائن جلد ۸۔ صفحہ ۳۳۶)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

”جیسا کہ خدا نے حضرت ابوبکرؓ کے وقت میں خوف کے بعد امن پیدا کر دیا اور برخلاف دشمنوں کی خواہشوں کے دین کو جما دیا ایسا ہی مسیح موعود کے وقت میں بھی ہوگا کہ اس طوفان تکذیب اور تکفیر اور تفسیق کے بعد یکدفعہ لوگوں کو محبت اور ارادت کی طرف میلان دیا جائے گا اور جب بہت سے نور نازل ہوں گے اور ان کی آنکھیں کھلیں گی تو وہ معلوم کریں گے کہ ہمارے اعتراض کچھ چیز نہ تھے اور ہم نے اپنے اعتراضوں میں بجز اس کے اَور کچھ نہ دکھلایا جو اپنے سطحی خیال اور موٹی عقل اور حسد اور تعصب کے زہر کو لوگوں پر ظاہر کر دیا اور پھر اس کے بعد ابوبکرؓ اور مسیح موعود میں یہ مشابہت ظاہر کر دی جائے گی کہ اس دین کو جس کی مخالف بیخ کنی کرنا چاہتے ہیں زمین پر خوب جما دیا جائے گا اور ایسا مستحکم کیا جائے گا کہ پھر قیامت تک اس میں تزلزل نہیں ہوگا۔ اور پھر تیسری مشابہت یہ ہوگی کہ جو شرک کی ملونی مسلمانوں کے عقیدوں میں مل گئی تھی وہ بکلّی اُن کے دلوں سے نکال دی جائے گی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ شرک کا ایک بڑا حصہ جو مسلمانوں کے عقائد میں داخل ہو گیا تھا یہاں تک کہ دجّال کو بھی خدائی کی صفتیں دی گئی تھیں اور حضرت مسیحؑ کو ایک حصہ مخلوق کا خالق سمجھا گیا تھا یہ ہر ایک قسم کا شرک دُور کیا جائے گا جیسا کہ آیت یعبدوننی لا یشرکون بی شیئًا سے مُستنبط ہوتا ہے۔“(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷۔ صفحہ ۱۸۹ تا ۱۹۰)

قیامت تک دین میں تزلزل نہ ہونا یہ فقرہ بعض لوگوں کو شک میں ڈال سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق احمدیت میں سچی خلافت ایک ہزار سال تک جاری رہے گی۔ اس کے بعد پھر وہ جس طرح ہر بڑی چیز ایک دفعہ تعمیر ہونے کے بعد پھر کھنڈرات میں تبدیل ہو جاتی ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد اسلام دیکھیں کتنی شان اور بلندی تک پہنچا۔ پھر دیکھو اس کے بعد کیا حال ہوا اور آج کل مولویوں کے فتنے کیسے پھیل رہے ہیں۔ تو ہر چیز جو ایک دفعہ بلند ہو وہ ضرور جھکتی ہے۔ سورج جو طلوع ہوتا ہے اس نے بھی ضرور غروب ہونا ہے۔ پس یہ خیال نہ کرنا کہ قیامت سے مراد یہ ہے۔ قیامت سے مراد وہ گھڑی ہے، سب سے بڑی قیامت تو وہی ہو گی جب خلافت احمدیت سچی نہ رہے گی اور وہی قیامت کا زمانہ ہوگا۔ اس کے بعد قیامت تک پھر شریر لوگ پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔

﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا. وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ﴾۔ جو بھی کوئی نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لئے اس سے بہتر (اجر) ہو گا اور وہ لوگ اس دن سخت اضطراب سے بچے رہیں گے۔ (سورۃ النمل: ۹۰)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ مسلمان کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان بچے رہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ مؤمن کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: مؤمن وہ ہے کہ جس کی طرف سے مؤمن لوگ اپنے جان و مال کے بارے میں پُرامن ہوں۔ اور مہاجر وہ ہے جو برائی کو چھوڑ دے اور اس سے بچتا رہے۔ (مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند المکثرین من الصحابہ)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے عرض کیا گیا۔ آپؐ کا اس آدمی کے متعلق کیا خیال ہے جو نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس وجہ سے اس کی تعریف کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ ایک فوری بدلہ ہے جو اسی دنیا میں مومن کو بشارت کے رنگ میں عطا ہوتا ہے۔ (مسلم۔ کتاب البرّ والصلة۔ باب اذا اثنٰی علی الصالح)

پس یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اگر کوئی نیک عمل کرے اور اس کی تعریف ہو رہی ہو تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم اس پر ریاکاری کا الزام لگائیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہی دلوں کو بدلتا ہے اور اس کی طرف مائل کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں فرمایا کہ ایک فوری بدلہ ہے جو اس دنیا میں اس کو ملتا ہے۔ جو آخرت کا بدلہ ہے وہ اس کے سوا ہو گا۔

المُعجم للطِّبرانی میں ہے: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ نے کچھ آدمیوں کو لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ لوگ اپنی ضرورتیں لیے ہوئے اُن کے پاس جاتے ہیں اور وہ اُن کی ضرورتیں پوری کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگ قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔

جامع ترمذی میں ہے: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے جبکہ وہ مرنے کے قریب تھا۔ تو آپؐ نے (اُس سے) پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کس حال میں پاتے ہو؟ اُس نے کہا کہ یا رسول اللہ! مَیں اللہ سے خیر کی امید رکھتا ہوں مگر اپنے گناہوں سے بھی ڈرتا ہوں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس طرح کے موقع پر (یعنی جان کنی کے وقت) جس شخص کے دل میں یہ (رجا اور خوف) دونوں باتیں اکٹھی ہو جائیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرما دیتا ہے جس کا وہ امیدوار ہوتا ہے اور اُس چیز سے امن دے دیتا ہے جس سے وہ ڈر رہا ہوتا ہے۔ (جامع ترمذی، کتاب الجنائز)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اللہ سے ملنے کو پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند نہیں کرتا۔" اس پر مَیں نے پوچھا کہ "اللہ سے ملنے کو ناپسند کرنے کا مطلب کیا ہے؟ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی موت کو ناپسند کرتا ہے؟ (اگر ایسا ہے تو) ہم میں سے ہر شخص موت کو ناپسند کرتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہ بات نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ مومن کو جب اللہ کی رحمت اور اُس کی رضا اور اُس کی جنت کی خوشخبری ملتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے چنانچہ اللہ بھی ایسے شخص سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اُس کی ناراضی کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنے کو پسند نہیں کرتا، نتیجۃً اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا)

حضرت ابوسعید خُدریؓ اور ابوہریرہؓ دونوں نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:-

جب جنّتی لوگ جنت میں جائیں گے تو ایک اعلان کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرے گا: "اے اہلِ جنت! اب تم ہمیشہ تندرست رہو گے اور کبھی بھی بیمار نہیں پڑو گے۔ اور ہمیشہ زندہ رہو گے اور اب تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔ اور تم پر بڑھاپا کبھی نہیں آئے گا اور تم ہمیشہ جوان رہو گے اور اب کبھی بھی تمہیں تنگی اور فقر و فاقہ لاحق نہیں ہو گا بلکہ تم ہمیشہ خوشحال رہو گے"۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے بھی یہی مراد ہے کہ: ﴿وَ نُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (سورۃ الاعراف: ۴۴)۔ اور انہیں آواز دی جائے گی کہ یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث ٹھہرایا گیا ہے بسبب اس کے جو تم عمل کرتے تھے۔ (صحیح مسلم کتاب الجنة و جامع ترمذی)

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم، ابومالك الأشعری سے ایک لمبی روایت میں بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! سنو اور یاد رکھو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں اور نہ شہداء لیکن انبیاء اور شہداء بھی اُن کے اللہ تعالیٰ سے قُرب اور ہم نشینی پر رشک کرتے ہیں۔ اس کے بعد دُور دراز سے ایک اعرابی آیا اور اپنے ہاتھ سے آنحضرت ﷺ کی طرف اشارہ کیا اور کہا: اے اللہ کے نبی! بعض لوگ ایسے ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں، نہ شہداء لیکن انبیاء اور شہداء بھی اُن کے اللہ تعالیٰ سے قرب اور ہم نشینی پر رشک کرتے ہیں، آپ ہمیں اُن کے بارہ میں کچھ بتایئے۔ اعرابی کے اس سوال پر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا اور آپؐ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو کوئی شہرت نہیں رکھتے اور غیر مشہور قبائل سے ہیں۔ ان کی اگرچہ باہم کوئی رشتہ داری نہیں ہوتی مگر وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے اور بے لوث تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے لئے نُور کے منبر رکھے گا اور اُنہیں اُن پر بٹھائے گا اور اُن کے چہرے بھی نورانی بنا دے گا اور اُن کے لباس بھی نورانی بنا دے گا۔ دوسرے لوگ قیامت کے دن نہایت خوفزدہ ہوں گے مگر یہ لوگ خوفزدہ نہ ہوں گے اور یہ لوگ اللہ کے وہ اولیاء ہیں جن پر نہ خوف غالب آئے گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند الانصار)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہو گی کہ خون کی نہریں چلیں

یہ ممکن ہی نہیں کہ تم نیک کام کرو اور خدا تمہیں قبولیت نہ دے۔
(حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ سے تعلیم حاصل کرنے والے ۹۰٪ تک سٹوڈنٹس کو ۳۵ تا ۵۰ ہزار Euro سالانہ اور رہائش کے علاوہ بہت سی دیگر سہولتوں کی مستقل ملازمت میسر آئی ہے۔
ہم خود اپنے سٹوڈنٹس کو ملازمت دلواتے ہیں۔
بڑی کمپنیاں خود ہم سے ڈیمانڈ کرتی ہیں۔ جو احباب یکمشت ادائیگی نہیں کر سکتے انہیں ہم قسطوں میں ادائیگی کی سہولت دیتے ہیں تا زیادہ سے زیادہ احباب اچھے اور باعزت روزگار پر لگ سکیں۔
نئے کورسوں کے داخلے جاری ہیں۔ جرمنی کے علاوہ دیگر ملکوں کے احباب بھی فائدہ اٹھائیں۔
ہوسٹل کی سہولت موجود ہے۔
Microsoft Certified Professional IT Training Centre
Ehrharstr.4 30455 Hannover Germany
E-mail: Khalid@t-online.de
Tel :0049+511+404375 Fax: 0049-511-4818735
Internet: WWW.Professional-ittraining center.info

گی۔اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہونگے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔وہ دن نزدیک ہیں بلکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی، کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا﴾اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے، مَیں دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تُو بھی امن میں نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا، مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔وہ واحد ویگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھائے گا۔جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دُور نہیں۔مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں، پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے، نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ"۔

(حقیقة الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۸۔۲۶۹)

اب آج کل جو زمانہ آرہا ہے یہ وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں میں جو ذکر ہے اس کے مشابہ بڑی کثرت کے ساتھ واقعات ہو رہے ہیں۔اس لئے بہت ہی خوف کا مقام ہے۔بعض علامتوں سے تو لگتا ہے کہ یہ جنگ عظیم ثالث شروع ہونے والی ہے۔اللہ بہتر جانتا ہے کہ میرا یہ خیال درست ہے یا غلط۔لیکن پیشگوئیاں ہمیں اس طرف لے جارہی ہیں کہ جیسے بہت بڑے زلزلے، زلزلے سے مراد جنگیں ہیں اور ایسی جنگیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ زندگی کا نشان مٹ جائے گا۔پس زندگی کا نشان تو صرف ایٹمی جنگ سے ہی مٹ سکتا ہے۔پس اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ وقت کب آئے گا۔دعا کریں اللہ اس وقت کو ٹالے رکھے۔

الہام 1906ء: سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ. اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ . وَاِنَّ عَلَيْكَ رَحْمَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ وَ اِنَّكَ مِنَ الْمَنْصُوْرِيْنَ۔یہ سب لوگ بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔تُو ہمارے نزدیک آج صاحبِ مرتبہ امین ہے۔اور تیرے پر میری رحمت دنیا اور دین میں ہے۔اور تُو اُن لوگوں میں سے ہے جن کے شامل نصرتِ الٰہی ہوتی ہے۔

(تذکرہ۔صفحہ ۶۳۴۔۶۳۵۔ مطبوعہ ربوہ۔ ۱۹۶۹ء)

❋❋❋❋❋.........✡✡✡✡.........❋❋❋❋❋

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"خدا سے صلح کرو۔سچی پرہیزگاری سے کام لو۔آسمان اپنے غیر معمولی حوادث سے ڈرا رہا ہے۔زمین بیماریوں سے انذار کر رہی ہے۔مبارک وہ جو سمجھے!"۔

(الحکم جلد ۳ نمبر ۳ صفحہ ۲ پرچہ ۲۳/جنوری ۱۸۹۹ء)

سو سال پہلے
تاریخ احمدیت سے

سنہ ۱۹۰۲ء

جماعتی چندوں کے لئے ایک نظام کی بنیاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سب سے زیادہ اس فکر میں رہتے تھے کہ حق کے طالبوں کا ایک گروہ ہمیشہ آپ کے پاس رہے اور دور و نزدیک سے لوگ آکر رہیں اور اپنے شبہات کا ازالہ کریں اور خدا کی راہ آپ سے سیکھیں۔نیز جو کچھ آپ کتاب یا اشتہار کی شکل میں لکھیں وہ شائع ہو۔اگرچہ یہ سلسلہ اب تک باقاعدگی سے جاری تھا۔اور اس کے لئے جماعت کے مخلصین اپنی مرضی سے حسب توفیق بوجھ اٹھاتے آرہے تھے لیکن اب چونکہ تنہا لنگر خانے کا خرچ آٹھ سو ماہوار تک پہنچ چکا تھا اور مدرسہ تعلیم الاسلام اور میگزین (ریویو آف ریلیجنز) کے اجراء سے جماعت پر مزید ذمہ داریاں عائد ہو چکی تھیں اس لئے وقت آگیا تھا کہ جماعتی چندوں کی فراہمی کے لئے ایک نظام قائم کیا جائے۔لہٰذا حضرت اقدسؑ نے ۵/مارچ ۱۹۰۲ء کو بذریعہ اشتہار ہدایت فرمائی کہ ہر ایک احمدی لنگر خانہ اور مدرسہ کی ضروریات کے لئے اپنی استطاعت کے مطابق ماہوار چندہ اپنے پر مقرر کرکے مولوی عبدالکریمؓ صاحب کو اطلاع دے۔ان لازمی چندوں کے علاوہ زکوٰۃ اور صدقات کی رقوم کے متعلق بھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ ہر ماہ یہاں آنی چاہئیں۔اس اشتہار میں (جسے جماعت احمدیہ کے مالی نظام کے سنگ بنیاد کی حیثیت حاصل ہے) حضورؑ نے اس نظام کی اہمیت واضح کرتے ہوئے تاکید فرمائی کہ

"ہر ایک شخص جو مرید ہے اس کو چاہئے جو اپنے نفس پر کچھ ماہواری چندہ مقرر کردے خواہ ایک پیسہ ہو اور خواہ ایک دھیلہ۔اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لئے کچھ بھی مدد دے سکتا ہے وہ منافق ہے۔اب اس کے بعد وہ سلسلہ میں نہیں رہ سکے گا۔اس اشتہار کے شائع ہونے سے تین ماہ بعد تک ہر ایک بیعت کرنے والے کے جواب کا انتظار کیا جائے گا کہ وہ کیا کچھ ماہواری چندہ اس سلسلہ کی مدد کے لئے قبول کرتا ہے۔اور اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا تو سلسلہ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا اور مشتہر کردیا جائے گا"۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"اب چاہئے کہ ہر ایک شخص سوچ سمجھ کر اس قدر ماہواری چندہ کا اقرار کرے جس کو وہ دے سکتا ہے گو ایک پیسہ ماہوار ہو۔مگر خدا کے ساتھ فضول گوئی اور دروغ گوئی کا برتاؤ نہ کرے۔ہر ایک شخص جو مرید ہے اس کو چاہئے جو اپنے نفس پر کچھ ماہواری مقرر کردے خواہ ایک پیسہ اور خواہ ایک دھیلہ۔اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لئے کچھ مدد دے سکتا ہے وہ منافق ہے۔اب اس کے بعد وہ اس سلسلہ میں رہ نہیں سکے گا۔اس اشتہار کے شائع ہونے سے تین ماہ تک ہر ایک بیعت کرنے والے کے جواب کا انتظار کیا جائے گا کہ وہ کیا کچھ ماہواری چندہ اس سلسلہ کی مدد کے لئے قبول کرتا ہے اور اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا تو سلسلۂ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا اور مشتہر کردیا جائے گا۔اگر کسی نے ماہواری چندہ کا عہد کرکے تین ماہ تک چندہ بھیجنے سے لاپرواہی کی اس کا نام بھی کاٹ دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں۔اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہے گا"۔

اس اشتہار کے نتیجہ میں لنگر خانہ اور میگزین کے لئے ذرا باقاعدگی سے چندہ فراہم ہونا شروع ہو گیا اور کئی دوستوں نے سرگرمی دکھلائی خصوصاً صوبہ پنجاب کی احمدی جماعتوں نے ایسا نمایاں حصہ لیا کہ حضورؑ نے بھی بہت تعریف فرمائی۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت)

LOG ON TO
WWW.ALISLAM.ORG
WATCH MTA LIVE 24/7

VISIT

ALISLAM BOOKSTORE
ORDER ROHHNI KHAZAIN CDs
AND MUCH MUCH MORE.......

گیانا (Guyana) (جنوبی امریکہ) کے
جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(عبد الرحمن خان ۔ مبلغ سلسلہ گیانا)

آج سے ایک صدی سے قبل اللہ جل شانہ نے اپنے ایک محبوب بندے مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان میں مبعوث فرما کر یہ خوشخبری دی تھی کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔

چنانچہ اس وقت کے مسلمان علماء نے اس الٰہی اعلان پر بہت ہنسی اور تمسخر کا مظاہرہ کیا اور طرح طرح کے طعنے اور دھمکیاں دی تھیں۔ لیکن آج گیانا جو کہ جنوبی امریکہ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے اس کے صدر مملکت سے لیکر کئی عام باشندے اس بات کی گواہی دے سکتے ہیں کہ یہ پیغام الٰہی ایک حقیقت بن کر یہاں پہنچا ہے۔

گیانا (Guyana) (جنوبی امریکہ) میں جماعت احمدیہ کا قیام

۵۸-۱۹۵۷ء کی بات ہے جب یہاں برطانیہ کی حکومت تھی اور اس مملکت کا نام British Guiana تھا۔ اس وقت انجمن اشاعت اسلام (پیغامی گروپ) نے اپنے مبلغین اور معلمین کے ذریعہ یہاں اپنے مشن کا اجراء کیا۔ ان مبلغین کا تعلق ہندوستان سے تھا اور یہ انگریزی زبان میں مہارت رکھتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے یہاں کی انڈین نسل میں اپنی تبلیغ شروع کی۔ جس کے نتیجہ میں یہاں کے لوگوں کی کچھ تعداد اس گروپ میں شامل ہوگئی۔ دراصل ان لوگوں کو ابھی اس بات کا علم نہیں تھا کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کا خلیفہ بھی اس دنیا میں موجود ہے۔ انہوں نے اسی گروپ کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حقیقی جماعت تصور کر لیا۔

لیکن ابھی کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ اس گروپ کے ایک شخص نے جو کہ ریل گاڑی میں سفر کر رہا تھا ایک مسافر کے پاس انگریزی زبان میں ایک اخبار "The Truth" دیکھا جو کہ اس وقت جماعت احمدیہ نائیجیریا کی طرف سے شائع ہوتا تھا۔

اس نے وہ اخبار اس سے لیکر مطالعہ کیا۔ اس کے دل میں احمدیت کے لئے اس قدر جوش پیدا ہوا کہ اس نے ایک طرف نائیجیریا میں جماعت سے رابطہ کیا اور دوسری طرف ربوہ اور قادیان سے بھی رابطہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں اسے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا سربراہ خلیفہ وقت ہے۔ چنانچہ اس نے اس وقت کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے رابطہ کیا اور جماعت میں شامل ہو کر پہلے احمدی ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ ان کا تعلق یہاں کے Moakhan خاندان سے تھا اور یہ ضلع Berbice کے گاؤں Sisters Village کے رہنے والے تھے۔ احمدیت میں شمولیت کے بعد آپ نے حضرت مصلح موعودؓ سے یہاں مبلغ بھجوانے کے لئے درخواست کی جسے حضور نے ازراہ شفقت قبول فرماتے ہوئے ۱۹۶۰ء میں مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب کو اس غرض کے لئے روانہ فرمایا۔ جنہوں نے ۱۹۶۶ء تک یہاں مبلغ سلسلہ کے فرائض انجام دیئے۔ آپ کے دور میں یہاں درج ذیل تین نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ Edinbureh, New Amsterdam اور Rosignol۔

ملک کی مختصر تاریخ اور جغرافیہ

یہ براعظم جنوبی امریکہ کے شمال میں ایک چھوٹا سا ملک ہے اور اس کی آبادی تقریباً سات سے آٹھ لاکھ ہے۔ اس ملک میں امریکہ کے باقی ممالک کی طرح مختلف نسلوں کے لوگ آباد ہیں۔ یہاں کی زبان انگریزی ہے البتہ انگریزی کی بگڑی صورت میں Creole بھی ایک زبان عموماً بولی جاتی ہے۔ یہاں کی کرنسی (Currency) ڈالر ہے اور ایک امریکن ڈالر میں آجکل گیانا کے ۱۹۰ ڈالرز ملتے ہیں۔

مذاہب کا جہاں تک تعلق ہے یہاں ۴۰ فیصد ہندو، ۳۵ فیصد عیسائی اور ۱۵ فیصد مسلمان آباد ہیں۔

اس ملک کا نام Guyana یہاں کے Amerindian باشندوں کی زبان سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے "وہ سرزمین جس میں پانی کی کثرت ہو"۔ اس ملک میں نہریں اور دریا کثرت سے موجود ہیں اور یہ سرسبز ملک ہے۔ اس کا صرف 1/15 حصہ آباد ہے باقی جنگل ہی جنگل ہے۔

موسم معتدل ہے یعنی نہ ہی شدید گرمی اور نہ ہی شدید سردی ہوتی ہے۔ البتہ بارشیں کافی ہوتی ہیں لیکن خشکی کا بھی موسم آتا ہے۔ اسی بناء پر برطانیہ نے اپنے دور حکومت میں اس کا لقب "The magneficient Province" یعنی 'شاندار صوبہ' رکھا تھا۔

جماعت احمدیہ گیانا کی مختصر تاریخ

گیانا میں ۱۹۶۰ء میں باقاعدہ مشن قائم ہوا اور سب سے پہلے مبلغ مکرم مولانا بشیر احمد آرچرڈ صاحب تھے۔ ان کے بعد یکے بعد دیگرے درج ذیل مبلغین یہاں خدمات سلسلہ بجالاتے رہے۔

مکرم مولانا میر غلام احمد نسیم صاحب، مکرم مولانا چوہدری فضل الٰہی بشیر صاحب، مولانا محمد صدیق ننگلی صاحب، مولانا محمد اسلم قریشی صاحب (مرحوم) اور مولانا حنیف یعقوب صاحب (مرحوم)۔

مولانا محمد اسلم قریشی صاحب نے اپنے دور میں جارج ٹاؤن میں مشن ہاؤس کا اجراء کیا اور خاکسار عبد الرحمان خان کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے روانہ کیا۔

مولانا حنیف یعقوب صاحب کے بعد کچھ عرصہ تک مرکزی مبلغین کا سلسلہ بند رہا اور پھر خاکسار (عبد الرحمان خان) کو باقاعدہ یہاں مشنری کے طور پر تعینات کر دیا گیا۔ اس دوران طالب یعقوب صاحب آف ٹرینڈاڈ امیر و مشنری انچارج کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ان کے بعد مکرم عبد الرشید احمد اغبولہ صاحب آف نائجیریا کو یہ اعزاز حاصل ہوا اور اب مولانا الحسن بشیر آنن صاحب آف غانا امیر و مشنری انچارج کے فرائض انجام دے رہے ہیں جبکہ خاکسار ضلع Berbice میں خدمت سلسلہ کی سعادت پا رہا ہے۔

جلسہ سالانہ گیانا (جنوبی امریکہ)

یہ جلسہ ۱۴ نومبر ۲۰۰۱ء کو منعقد ہوا۔ اس جلسہ کا موضوع تھا "Islam for Unity and World Peace" یعنی 'دین اسلام عالمی اتحاد اور امن کی دعوت دیتا ہے'۔

یہ جلسہ Demerara Cricket Club کے میں ہوا اور جماعت گیانا کی تاریخ میں پہلی بار اس طرح کھلے عام جلسہ کیا گیا۔ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کو نیویارک میں ہونے والے واقعہ کے بعد یہ بات غیر مسلموں کے لئے ایک حیران کن اعلان تھا۔

اللہ کے فضل سے جماعت کے تمام احباب نے خوب محنت کی۔ اس موقعہ پر بعض غیر از جماعت دوستوں نے بھی تعاون پیش کیا۔ جلسہ گاہ کی تیاری میں خدام نے بھرپور محنت سے کام کیا۔ کھانے کی تیاری اور مہمانوں کی دوسری ضرورتوں کا خیال رکھنے کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ کے سپرد تھی جنہوں نے صبح سے لے کر شام تک اس ذمہ داری کو نہایت احسن رنگ میں ادا کیا۔ لجنہ کی یہ ممبرات Bwrbice سے آئی ہوئی تھیں۔

معزز مہمانوں کی شمولیت

جلسہ میں امریکہ، کینیڈا اور وینزویلا کے سفراء کے علاوہ گیانا میں مختلف مذاہب و چرچز کے نمائندگان اور کئی ایک دیگر ممتاز شخصیات نے شرکت کی۔ سرینام سے جماعت کے سات افراد کا وفد اور Linden کے علاقے سے ۲۶ غیر از جماعت افراد پر مشتمل ایک وفد نے جلسہ میں

مکرم الحسن بشیر آنن صاحب امیر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ گیانا، جلسہ سالانہ گیانا کے موقع پر بعض معززین کو جماعتی کتب کا تحفہ پیش کر رہے ہیں

گیانا میں جلسہ سالانہ کے موقع پر حاضرین کا ایک منظر

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم۔

شمولیت کی۔

ضلع بربیس(Berbice) کی تمام جماعتوں سے، اسی طرح Rosignol, Edinburgh, No.19 Village, New Amsterdam, CAnjie نیز جارج ٹاؤن جو کہ دارالحکومت ہے اور ضلع ڈیمیرارا (Demerara) وغیرہ کے احباب نے بھی اس جلسہ میں شمولیت کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

اس جلسہ کے لئے پیارے آقا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلیفۃ المسیح الرابع کا خصوصی پیغام موصول ہوا جسے الحسن بشیر آنن صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اور احباب نے نہایت غور اور انہماک سے یہ پیغام سماعت فرمایا۔

جلسہ کی کارروائی

جلسہ کا افتتاح مولانا الحسن بشیر آنن صاحب امیر و مشنری انچارج نے کیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد آپ نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں اسلام کے عالمی امن اور وحدت کی تعلیم کو مؤثر رنگ میں پیش کیا۔ امریکی سفیر نے بھی اس موقع پر خطاب کیا جس میں انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ اس جلسہ کی کارروائی سن کر دل کو بہت سکون ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج معلوم ہوا ہے کہ ایسے بھی لوگ اس دنیا میں موجود ہیں جو عالمی طور پر امن کے قیام کے لئے دن رات محنت کر رہے ہیں۔

اسی طرح کینیڈا کے ہائی کمشنر نے بھی جماعت کو اس جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد دی۔ وینزویلا کے سفیر نے اپنی تقریر میں خوشی کا اظہار کیا اور بتایا کہ Caracas اور Velencia میں جماعت کی شاخیں موجود ہیں۔

جماعت احمدیہ سرینام کے نمائندہ مکرم رضا عبداللہ صاحب نے بھی اس موقعہ پر تقریر کی۔

جلسہ کے اختتام پر مولانا الحسن بشیر آنن صاحب امیر و مشنری انچارج نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کروائی۔

مکرم الحسن بشیر آنن صاحب امیر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ گیانا، جلسہ سالانہ گیانا کے موقع پر ایک اور مہمان کو جماعتی کتب کا تحفہ پیش کر رہے ہیں

جلسہ پر مقامی اخبارات کے نمائندگان بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ چنانچہ اگلے روز اخبارات میں جلی سرخیوں سے جلسہ کی خبریں مختلف اخبارات میں شائع ہوئیں۔

جماعتی لٹریچر کی تقسیم اور قرآن کریم کے تحائف

اس جلسہ کے اختتام پر مکرم امیر صاحب نے جماعتی لٹریچر اور قرآن کریم کے تراجم مہمانان کرام کی خدمت میں پیش کئے۔ چنانچہ اس موقعہ پر امریکی سفیر کو انگریزی زبان کا ترجمہ دیا گیا۔ وینزویلا کے سفیر کو سپینش ترجمہ پیش کیا گیا۔ جس پر ان معزز مہمانوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور وعدہ کیا کہ وہ ضرور قرآن کریم سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ برطانیہ کے سفیر چونکہ خود حاضر نہ ہو سکے لہٰذا محترم امیر صاحب نے امریکی سفیر کو ان تک پہنچانے کے لئے قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا۔

اظہار تشکر

جماعت گیانا چونکہ پہلی بار اس قسم کا جلسہ منعقد کر رہی تھی اس لئے انتظامات کرنے میں مشکل تو پیش آتی رہی لیکن اللہ کے فضل سے جلسہ کے تمام کام نہایت خوش اسلوبی سے انجام پاتے رہے۔

حیرت کی بات ہے کہ غیر از جماعت دوستوں نے نہ صرف ہماری دعوت کو قبول کیا بلکہ جلسہ کی ضرورت کے پیش نظر بعض اشیاء بطور عطیہ دینے کا وعدہ کیا اور یوں جلسہ کی بہت سی ضرورتیں بغیر خرچ کے اللہ تعالیٰ نے پوری فرمادیں۔

دفتر الفضل انٹرنیشنل سے خط و کتابت کرتے وقت AFC نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ یہ نمبر الفضل کے لفافے کے اوپر آپ کے ایڈریس کے ساتھ درج ہوتا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (مینجر)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۸ فروری ۲۰۰۲ء بروز جمعرات قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرمہ شائستہ ماجد صاحبہ اہلیہ جان ایلن تھاٹن (بنت مکرم عبدالماجد صاحب سابق امیر جماعت فرانس) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحومہ مورخہ ۲۵ فروری کو کار کے حادثہ میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس کے ساتھ ہی مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔ آپ مورخہ ۱۹ فروری کو ربوہ میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر ۸۳ سال تھی۔

محترم چوہدری صاحب کو ۵۰ سال تک مختلف حیثیتوں میں خدمات سلسلہ بجالانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ۱۹۴۳ء میں زندگی وقف کی اور پھر آپ خلافت ثانیہ کے دور میں بطور امام مسجد فضل لندن، اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح الثانیؓ، قائمقام وکیل التبشیر، ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد اور ناظر زراعت خدمات بجالاتے رہے۔

خلافت ثالثہ کے دور میں آپ کو ناظر زراعت، ناظر صنعت و تجارت، ناظر امور عامہ اور پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر خدمات کی توفیق ملی۔

خلافت رابعہ کے اس دور میں آپ بطور ایڈیشنل ناظر اعلیٰ اور پھر وفات تک صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔

آپ ایک پر وقار، صاحب الرائے شخصیت کے مالک اور اخلاص و وفا کا عمدہ نمونہ تھے۔

آپ نے اپنی بیگم کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور محترم چوہدری صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقامات عطا فرمائے۔

❀❀❀........❀❀❀

اگر دُعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"اگر دُعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دُعا سے الہام ملتا ہے۔ دُعا سے ہم خدا تعالیٰ سے کلام کرتے ہیں۔ جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دُعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔"

(ملفوظات جلد نمبر ۱)

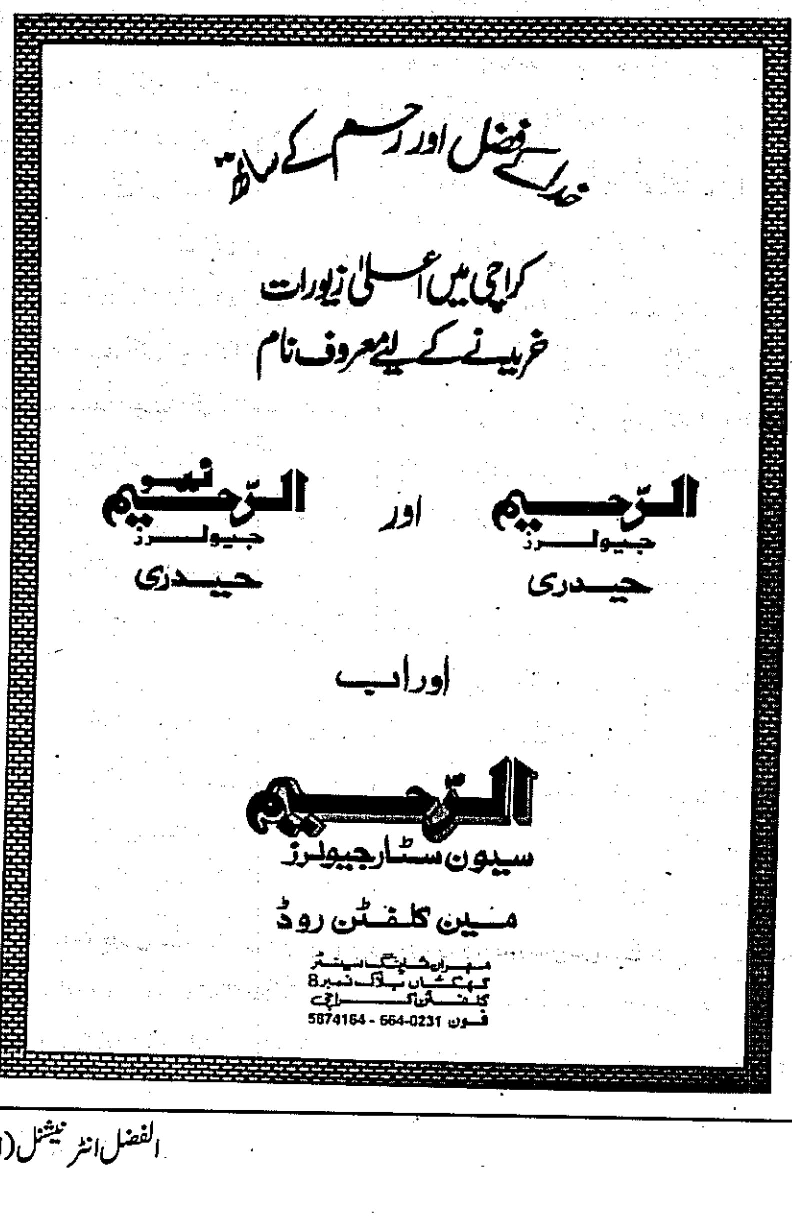

بقیہ:شہزادہ امن از صفحہ نمبر ۴

جنگ تو خود اس کے نشانوں میں سے عظیم الشان نشان ہے جس کی خبر ۱۹۰۵ء میں دی گئی تھی۔ غرض آپ نے اس مقصد مصالحت واتحاد کے پیش نظر اوّلاً یہ تعلیم دی کہ تمام اقوام کو باہم ایک دوسرے کے بزرگوں کا احترام کرنا چاہئے۔

❀❀..........❀❀

پھر اسی سلسلہ میں مناظرات مذہبی کو ختم کر دینے کے لئے ایک اصل پیش کیا کہ ہر مذہب کا ماننے والا دوسرے کے مذہب پر حملہ نہ کرے بلکہ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے۔ دوسروں پر عیب لگانے سے جوش اور نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کی جائیں گی تو ہر سننے والے کو ان خوبیوں کے حصول کے لئے ایک تحریک ہوگی۔

نیز یہ بھی فرمایا کہ **دوسرے مذاہب کے اصولوں پر تنقید یا مقابلہ کی صورت میں کوئی ایسا اعتراض دوسرے مذہب پر نہ کیا جائے جو خود معترض کے مذہب پر بھی ہوتا ہو۔**

تیسرے یہ کہ کوئی شخص کسی دوسرے مذہب کی صرف مسلّمہ کتب کو پیش نظر رکھے جن کتابوں کو وہ مستند اور مسلّم نہیں سمجھتا اس سے کوئی اعتراض نہ کیا جاوے۔

پھر اسی سلسلہ میں آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ **صرف اپنی مسلّمہ الہامی کتاب سے ہی اپنا دعویٰ اور دلیل پیش کرو۔**

غور کرو ان تمام امور پر عمل کرنے سے مذہبی اختلاف نفرت کا موجب نہیں ہو سکتا بلکہ باہم ایک محبت واخلاص پیدا ہوتا ہے اور تحقیق حق کے لئے بھی شرح صدر ہوتی ہے۔

اسی مقصد کے لئے ۱۸۹۶ء میں آپ نے ایک جلسہ مذاہب لاہور میں قائم کر دیا اور اس میں مختلف مذاہب کے لیڈروں نے اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں مقررہ مضامین پر بیان کیں۔ یہ ایک قسم کا تحقیق الادیان کا جلسہ تھا اور آپؑ نے اس کے لئے ایک بنیادی اصل قائم کر دیا۔ چنانچہ احمدی جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دکھائے ہوئے راستہ پر چل رہی ہے اور ہر سال ہر جگہ جہاں احمدی جماعت موجود ہے خواہ چند افراد ہی کیوں نہ ہو ں پیشوایان مذاہب کا جلسہ ہوتا ہے جس میں ہر مذہب کے ہادیوں کی سیرتوں پر لوگ تقریریں کرتے ہیں۔ اور اسی اصل پر سیرۃ النبیؐ کے جلسے ہوتے ہیں اور ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک کی ہے کہ دوسرے لوگ بھی ایسے جلسے کریں تاکہ یہ بنیاد اتحاد مضبوط اور مستحکم ہو جائے۔

❀❀..........❀❀

مَیں نے آغاز کلام میں بتایا ہے کہ آپ کی زندگی کا آخری کارنامہ "پیغام صلح" ہے اور یہ پیغام اسی نام کا نتیجہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کا 'سَلْمَانُ مِنَّا' کہہ کر رکھا۔

آپ نے اس میں صراحتاً دونوں قوموں یعنی ہندوؤں اور مسلمانوں کو مخاطب کیا اور انہیں بتایا کہ باہم اتحاد اور صلح کے لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ مسلمان ہندو بزرگوں اور رشیوں اور اوتاروں کا احترام کریں جس طرح پر دوسرے نبیوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ اسی طرح پر ہندو صاحبان آنحضرت ﷺ کا احترام کریں اور آپ کو صادق تسلیم کریں۔ اور مسلمان ہندوؤں کے ساتھ سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آئیں اور سلوک اور مروّت سے کام لیں اور کوئی ایسا کام نہ کریں جن سے ان کو تکلیف ہو۔ ایسا ہی ہندو صاحبان کو کرنا چاہئے۔ اور اس وقت جبکہ ہم ایک نئے دور میں داخل ہو چکے ہیں اس کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے کہ ہم ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے ایک ہو کر ایثار سے کام لیں، دوسرے کے دُکھ دَرد کو اپنا دُکھ دَرد محسوس کریں۔

❀❀..........❀❀

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک زمانہ پیشتر ایک انقلاب عظیم کی خبر دی تھی اور اسے نیا آسمان اور نئی زمین کہا تھا۔ اس نئے آسمان اور نئی زمین کا آغاز شروع ہو چکا ہے۔ زمین کی ساری ترقیات کا مدار آسمان پر ہے اور روحانی دنیا میں آسمانی علوم واعمال سے مراد نیکیوں پر عمل پیرا ہونا اور اپنے کردار کو بلند کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ہم عملی اخلاق کو ترقی دیں۔ **جب ہماری اخلاقی حالت ترقی کرے گی تو یاد رکھو کہ دنیا امن اور اتحاد کا گہوارہ ہو جائے گی۔**

مَیں یہ امر ایک بصیرت اور معرفت کے ساتھ کہتا ہوں کہ دنیا کو آخر اسی حقیقت پر عمل کرنا ہوگا اور وہ مجبور ہو جائے گی کہ اس طریق کو اختیار کرے۔ مگر میرے پیارو! اور عزیزان وطن! کیوں اس کی بنیاد آج ہی عملاً نہ رکھی جاوے اس بستی کو یہ عزت اور شرف ہے کہ اس نے ایک ایسا فرزند اس دنیا کو دیا جو امن اور صلح کا پیغام لے کر آیا۔ اور جس نے ہر ملک اور ہر قوم میں اسی روح کو پیدا کر دینے کی بشارت دی تھی اور آج اس کے جانشین اور خلیفہ برحق نے جو اس کا مثیل اور موعود مصلح ہے اس پیغام محبت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیا ہے۔

❀❀..........❀❀

قیام امن اور اخوت عامہ کے لئے آپ نے اپنی جماعت کے دستور اساسی یعنی شرائط بیعت میں بعض شرائط اس مقصد کی تکمیل کے لئے رکھیں۔ چنانچہ ایک شرط میں فرمایا:

"یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے جوشوں سے کسی طرح کی تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے، نہ ہاتھ سے، نہ کسی اور طرح سے"۔

پھر ایک اور شرط میں فرمایا:

"عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض لِلّٰہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا"۔

میں انصاف پسند اور سلیم الفطرت لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ وہ بتائیں کہ جو شخص اپنے حلقۂ بیعت میں لینے کے لئے یہ شرائط پیش کرتا ہے اور ان پر اقرار وعہد کئے بغیر کوئی اس جماعت میں شریک نہیں ہو سکتا اس سے بڑھ کر کون ہے جس کے لئے کہا جاوے کہ فی الحقیقت خَلْقُ اللّٰہِ عِیَالِی کہنے والا ہی شہزادۂ امن ہو سکتا ہے۔

❀❀..........❀❀

مَیں نے بتایا کہ آپؑ نے مذہبی اختلافات میں اتحادی روح پیدا کرنے کے لئے ایک ایسا اصل پیش کیا جو ہر قسم کے مذہبی تنفّر کو دور کر دے۔ اب میں **ایک سیاسی اتحاد کے متعلق بھی آپ کے امن بخش اصل کو پیش کر کے حکومت** اور اس کا کارکنوں کو سوچنے کی اپیل کرتا ہوں۔

آپ نے اپنی جماعت کو ہمیشہ سیاسیات سے الگ رکھا۔ جب میں یہ کہتا ہوں تو میرا مطلب اس سے یہ ہے کہ اپنی جماعت کو آپ نے سیاسی پارٹیوں سے الگ رکھا۔ اس لئے کہ آپ کی بعثت کا مقصد انسانی کردار کی تعمیر تھی۔ اسے اس کی پیدائش کی غرض وغایت سے آگاہ کرنا اور اس کی غیر فانی زندگی کے لئے بھولے ہوئے سبق کو یاد دلانا تھا۔ آپ نے اپنی جماعت کے لئے قرب الٰہی ہی کو سب سے بڑی نعمت قرار دیا۔ دنیا کی حکومتیں اور سلطنتیں آپ کا مقصد نہ تھا۔ گو یہ امر الگ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک وقت لے آئے گا کہ دنیا کے بادشاہوں میں سے بھی بعض کو توفیق ملے گی کہ آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں۔

چونکہ آپ کی جماعت اور سلسلہ کو دنیا میں پھیل جانا تھا اور اسے مختلف حکومتوں کے زیر سایہ نشوونما پانا تھا اس لئے آپ نے ایک ایسا اصل تعلیم فرمایا جو ہر جگہ واجب التعمیل اور قابل احترام ہے۔

آپ نے شرائط بیعت میں یہ قرار دیا کہ:

"جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک قسم کے فسق وفجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے"۔

پھر یہ ایک عام اصل تعلیم کر دیا اور یہ دائمی ہے اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی کہ **احمدیہ جماعت اپنی حکومت وقت کی وفاداری اور ملکی قوانین کا احترام کرے گی اور حکومت کے ساتھ تعاون کرنا اس کا فرض ہوگا۔**

اس اصل پر عمل کرتے ہوئے ہر احمدی جس ملک میں رہتا ہے وہ اپنی حکومت کا وفادار ہے اور اپنی وفاداری کے سلسلہ میں کوئی معاوضہ اور انعام نہیں چاہتا۔ اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ وفاداری بازاری متاع نہیں کہ اس کی خرید و فروخت ہو۔ اور سلسلہ عالیہ کی ساٹھ سالہ تاریخ شاہد ہے کہ ہم اس پر عمل کرتے ہوئے کسی خوشامد اور خوف سے یہ بات نہیں کہتے۔ اس لئے کہ خوف اور خوشامد ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی۔

ہماری جماعت دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہے اور وہ پابند ہے کہ اپنے ملک کی حکومت کی وفادار رہے۔ اگر اس اصل پر تمام قومیں عمل کریں اور حکومت اس فلسفہ کو سمجھ لے تو اس کو وفاداری کے امتحان کی ضرورت نہیں۔ مَیں احمدی جماعت کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے اور پہلے دن سے سلسلہ میں پیدا ہونے والوں میں سے ایک ہونے کی حیثیت سے اور اپنی زندگی کا بڑا حصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ گزارنے اور آپ کے ارشادات کو شائع کرنے والے کے اعتبار سے علی الاعلان کہتا ہوں کہ:

احمدی جماعت ہی ایک ایسی جماعت ہے کہ ہر ملک کی حکومت (جس کے ماتحت وہ رہتی ہے) اس کی وفاداری اور تعاون پر پورا بھروسہ کر سکتی ہے اس لئے کہ اس کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا اور سلسلہ کی ہدایت کے ماتحت ہے، نہ دنیا کے کسی اجر اور قیمت کے بدلہ میں۔

❀❀..........❀❀

اسی سلسلہ میں ایک اور اہم بات کہنی چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دائمی مرکز قادیان ہے اور قادیان کی اہمیت اور عظمت ہمارے ایمان کا ایک جزو ہے۔ اس لئے کہ احمدی جماعت کے مقامات مقدسہ سب کے سب اسی جگہ ہیں .... اور یہاں کے مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے دور دراز ملکوں سے لوگ یہاں آتے ہی رہیں گے۔ چونکہ قادیان اللہ تعالیٰ کی مشیت خاص کے ماتحت اس وقت حکومت ہند سے تعلق رکھتا ہے اس لئے احمدی جماعت اپنے مرکز کی سلامتی اور بقا کے لئے اپنی حکومت سے کامل وفاداری اپنے فرائض میں یقین کرتی ہے اور ہندوستان کی حکومت کے لئے قابل ناز چیز ہے کہ

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

اس کے زیر سایہ وہ جماعت اور اس کے مقامات مقدسہ ہیں جو اس وقت ایک بین الاقوامی حیثیت رکھتی ہے۔

علاوہ بریں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں ہندو قوم کے لئے بعض بشارات ہیں جو سلسلہ سے تعلق رکھتی ہیں اور ایک وقت آئے گا کہ ان پر اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کی حقیقت و حقانیت کو کھول دے گا اور آپ کے الہامات میں ایک عظیم الشان الہام یہ بھی ہے کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزیں ہوئے قلعۂ ہند میں"۔

اس الہام سے ہندوستان کی عظمت کا قدرتی طور پر ہمارے دلوں میں پیدا ہونا ضروری ہے۔

یہ واقعات مَیں "ذکر حبیب" کے اس پہلو میں بیان کر رہا ہوں کہ آپ ایک صلح اور امن کا پیام لے کر آئے اور آپ نے اپنی تعلیم اور اپنے عمل سے اس حقیقت کو پیدا کیا۔ آپ انسان کے کردار کی اصلاح اور درستی کے ذریعہ امن کا علمبردار تھے اور سیاسیات میں اپنی جماعت کو ایسی امن بخش تعلیم دی کہ جس سے کبھی کسی قسم کا انحراف نہیں ہو سکتا۔ نہ کسی قسم کی سٹرائیک میں شریک ہوتے ہیں، نہ کسی ایسے مظاہرہ میں جو حکومت یا امن کے خلاف ہو۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ اپنے اخلاق کا ایک ایسا نمونہ ہیں کہ حکومت اپنے جیل خانوں کی رپورٹوں کے ریکارڈ سے دیکھ سکتی ہے کہ اس جماعت کے افراد جرائم قبیحہ اور کبیرہ تو درکنار معمولی جرائم کا بھی ارتکاب نہیں کرتے۔

(باقی آئندہ شمارہ مئیں)

بقیہ: جماعت احمدیہ تنزانیہ کا ۳۳واں جلسہ سالانہ از صفحہ نمبر ۱۶

مملکت نے احباب جماعت کے اعلیٰ نمونہ اور حسنِ تربیت کو بھی بہت خراجِ تحسین پیش کیا۔

مکرم نائب صدر مملکت کی تقریر کے بعد ان کا ایک بار پھر جلسہ میں شرکت کرنے پر شکریہ ادا کیا گیا اور ساتھ ہی مکرم مظفر احمد درانی امیر و مبلغ انچارج صاحب نے انہیں قرآن کریم اور دعوۃ الامیر (سواحیلی ترجمہ کے ساتھ) اور حضور ایدہ اللہ کی کتاب "Revelation Rationelity...." مختصر تعارف کے ساتھ تحفۃً پیش کیں۔ جنہیں نائب صدر مملکت نے بہت خوشی سے قبول کیا۔

اس اجلاس میں اس کے علاوہ چار تقاریر اور بھی تھیں۔ مکرم شیخ صالح مبارک صاحب نے مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ کی خدمات کے بارہ میں اظہار خیال کیا، مکرم معلم حسن مردپے صاحب آف سونگیا نے "جلسہ سالانہ جرمنی کے تاثرات"، مکرم معلم ماجد سوری صاحب نے "تبلیغ کے گر" اور مکرم محمود احمد شاد صاحب مبلغ سلسلہ ارنگا نے "برکاتِ خلافت" پر اپنے خیالات پیش کیے۔

دوسرا اجلاس

شام ۳ بجے دوسرے دن کا دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ تنزانیہ ۲۰۰۱ء کے موقع پر احمدی مستورات نہایت توجہ سے جلسہ سن رہی ہیں

شروع ہوا۔ اس اجلاس کے صدر مکرم مظفر احمد درانی صاحب امیر و مشنری انچارج تنزانیہ تھے۔ اس موقعہ پر دو تقاریر ہوئیں، پہلی تقریر مکرم شیخ بکری عبید کالوٹا صاحب مبلغ سلسلہ عروشہ نے "مسیح کی آمدِ ثانی" کے موضوع پر کی اور دوسری تقریر محمد تحسین میرو صاحب نے "جماعت احمدیہ کی ترقیات" کے موضوع پر پیش کی۔ تقاریر کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس کے بعد مکرم مظفر احمد درانی امیر و مبلغ انچارج صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے قرآن کریم اور احادیث کی رو سے صداقت حضرت مسیح موعودؑ ثابت کی اور بالآخر دعا کے ساتھ یہ ایمان افروز اور اپنی نیک یادیں چھوڑ جانے والا جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ جلسہ کے ایام میں روزانہ باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد درس قرآن دیا جاتا رہا۔

حاضری

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ تنزانیہ بھی دن بدن ترقی کی راہوں پر گامزن ہے۔ گذشتہ سال سے دوگنی حاضری ہوئی اس سال ۱۰ ہزار سے زائد حاضری تھی۔ ان میں سے نصف سے زائد تقریباً ساڑھے پانچ ہزار غیر از جماعت شامل تھے جو کہ ایک ریکارڈ حاضری ہے۔ علاوہ ازیں ۵۰۰ نو مبایعین نے جلسہ میں شمولیت کی۔

بک سٹال

خاکسار مبارک محمود مبلغ سلسلہ ٹانگا کے ذمہ بکسٹال کی نگرانی تھی۔ جلسہ گاہ کے پارک میں مین گیٹ کے پاس ایک علیحدہ شامیانہ لگا کر وہاں کتب کی نمائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ بک سٹال پر جماعت کا سواحیلی اور انگلش لٹریچر مہیا کیا گیا۔ اس کے علاوہ جماعت کا اخبار ماپینزی یا مونگو (Mapenzi Ya Mungu) کا خاص ایڈیشن بھی میسر تھا۔ جلسہ کے دنوں میں کتب کی ریکارڈ سیل ہوئی، ایک لاکھ چوبیس ہزار پانچ سو شلنگ کی کتب فروخت ہوئیں۔

ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں کوریج

اس سال جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ سے قبل ہی ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارت نے خبریں شائع کرنی شروع کردی تھیں اور جلسہ کے بعد "ڈیلی نیوز" اخبار نے فوٹو کے ساتھ (جس میں مکرم مظفر احمد درانی امیر و مبلغ انچارج مہمان خصوصی کو قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ پیش کر رہے ہیں) خبر شائع کی۔ اس کے علاوہ اخبار Uhuru, Mwananchi, Gardian, Majira نے بھی تفصیلی خبریں اور مضامین شائع کیے۔ تنزانیہ کے پرائیویٹ اور نیشنل ٹی وی نے بھی کئی بار ہمارے جلسہ کی خبریں نشر کیں ملک کے سرکاری ٹی وی، Tvt, Ctn, Ch.Ten, Dtv, اور Zan.Tv اور Uhuru, Free Africa, ٹی آر پی ریڈیو نے بھی خبریں اور تبصرے نشر کئے۔

تأثرات احباب

اس جلسہ میں کثیر تعداد میں نومبایعین اور غیر احمدی بھی شامل ہوئے، سب کے دل حمد و ثنا سے لبریز تھے، چہروں پر خوشی تھی۔ سب احباب کا یہی تاثر تھا کہ انتظامات کے لحاظ سے، تقاریر کے حوالہ سے اور صفائی کے لحاظ سے غرضیکہ ہر پہلو سے یہ جلسہ ایک مثالی جلسہ تھا۔

بہت سے احباب نے بیان کیا کہ وہ تو پہلی دفعہ یہاں جلسہ میں حاضر ہوئے ہیں اور یہاں آکر انہیں پتہ چلا ہے کہ یہ تو دنیا ہی اور ہے۔ اسی طرح ایک نو مبائع نے بتایا کہ مجھے لمبا سفر کرکے جو مشکلات پیش آئی تھیں جلسہ کے بعد مین وہ سب بھول گیا ہوں۔

الحمد للہ یہ جلسہ خدا کے فضل سے بہت ہی کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مزید نیک ثمرات پیدا کرنے کا موجب بنائے اور اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ تنزانیہ کی اس مساعی کو قبول فرمائے۔

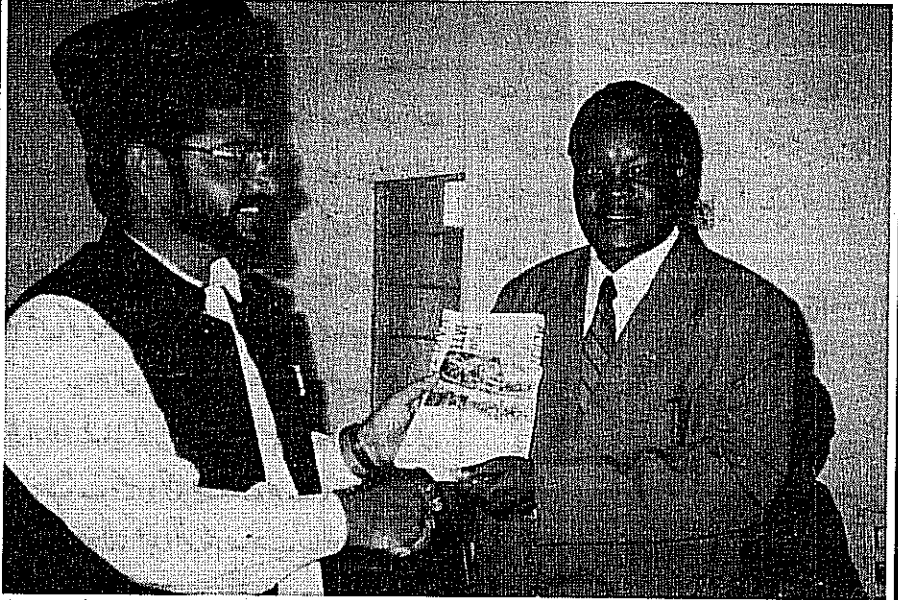

مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ مسٹر Pasual Mabati ڈسٹرکٹ کمشنر Tarim کو خطاب کے بعد سواحیلی زبان میں جماعتی کتب کا تحفہ پیش کر رہے ہیں

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

TOWNHEAD PHARMACY
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALSNEEDS
☆......☆......☆
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:
AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت مسیح موعودؑ کی عبادت الٰہی

ماہنامہ "انصاراللہ" مارچ ۲۰۰۱ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی تقریر کا ایک حصہ پیش کیا گیا ہے جس میں آپؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی عبادتِ الٰہی کے بارہ میں اپنا مشاہدہ بیان کیا تھا۔ آپؓ رقمطراز ہیں کہ حضورؑ نماز باجماعت وغیرہ کے مواقع پر لوگوں کے سامنے اپنے خشوع و خضوع کو اس حد تک ظاہر نہیں کرتے تھے کہ آپؑ کے آنسو ٹپکنے لگیں یا گریہ کی آواز سنائی دے۔ جو نماز آپؑ لوگوں کے سامنے پڑھتے اس کو آپؑ چنداں لمبا نہ کرتے۔ نمازوں کے اوقات کی پابندی کا پورا خیال رکھتے مگر وضو ہمیشہ گھر میں کرکے مسجد آتے تھے۔ جمعہ کے دن پہلی سنتیں بھی گھر میں پڑھ کر مسجد تشریف لے جایا کرتے تھے۔ نماز میں آمین بالجہر نہ کرتے تھے لیکن کرنے والوں کو روکتے بھی نہ تھے۔ رفع یدین نہ کرتے لیکن کرنے والے کو روکتے نہ تھے۔ ہاتھ سینے پر باندھتے تھے لیکن نیچے باندھنے والے کو روکتے نہ تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ امامت کرواتے اور ہمیشہ بسم اللہ اور آمین بالجہر کرتے اور فجر اور مغرب اور عشاء میں بالجہر قنوت پڑھتے اور گاہے گاہے رفع یدین کرتے۔ حضرت اقدسؑ کی مسجد میں ان امور کو موجبِ اختلاف نہ گردانا جاتا تھا۔ حضورؑ نماز میں جلدی نہ کرتے تھے بلکہ سکون کے ساتھ آہستگی سے رکوع اور سجدہ میں جاتے اور آہستگی کے ساتھ اٹھتے تھے۔

وفات سے کچھ عرصہ قبل جب حضورؑ نماز مغرب و عشاء کے واسطے مسجد تشریف نہ لاسکتے تو گھر میں عورتوں اور بچوں کو جمع کرکے نماز باجماعت ادا کرتے۔

حضورؑ روزہ رکھنے میں بہت پابند تھے۔ اگر سحری کے وقت اذان ہوجائے تو کھانا چھوڑ دیتے تھے۔ کمزوروں کو اجازت دیتے تھے کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ دینی معاملات میں سختی نہ کرتے تھے گو اپنے نفس پر آپؑ بڑی بڑی تکالیف ڈالتے تھے۔

نماز جنازہ حضورؑ ہمیشہ خود پڑھاتے تھے اور دعا کو اتنا لمبا کرتے تھے کہ بعض دفعہ ہمیں متوفّی پر رشک پیدا ہوتا کہ کاش یہ میرا جنازہ ہوتا اور یہ سب دعائیں میرے حق میں ہوتیں۔ ایک دفعہ نماز جنازہ کے بعد ایک شخص نے اپنے واسطے دعا کے لئے عرض کیا تو فرمایا کہ مَیں نے تو تم سب کا جنازہ پڑھ دیا ہے یعنی صرف میّت کے لئے دعا نہیں کی بلکہ سب کے لئے یہی دعا کردی ہے۔

مخفی عبادات بجالانے میں حضورؑ بہت باقاعدہ تھے۔ حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ جو حضورؑ کے پاس چار روپے ماہوار اور کھانے پر ملازم تھے، فرمایا کرتے تھے کہ بسااوقات مَیں حضرت صاحب کے پاؤں دبانے کے واسطے آپؑ کی چارپائی پر بیٹھ جاتا مگر پاؤں دباتے دباتے خود بھی اسی چارپائی پر سو جاتا۔ حضرت صاحب کبھی مجھے نہ جھڑکتے، نہ خفا ہوتے، نہ اٹھاتے بلکہ تمام رات مَیں وہاں سویا رہتا اور معلوم نہیں حضرت صاحب کس حالت میں گزار دیتے تھے مگر مَیں آرام سے سویا رہتا تھا۔ تہجد کے وقت حضورؑ ایسی آہستگی اور خاموشی سے اٹھتے کہ مجھے کبھی خبر نہ ہوتی لیکن گاہے گاہے جبکہ آپؑ کی آواز خشوع و خضوع کے سبب بے اختیار بلند ہوتی تو مجھے خبر ہوجاتی اور مَیں شرمندہ ہوکر اٹھتا۔ لیکن اگر مَیں بے خبری میں سویا رہتا تو حضورؑ مجھے نماز فجر کے وقت اٹھاتے اور مسجد ساتھ لے جاتے۔ حضورؑ نماز میں اِھدنَاالصِّراطَ الْمُستَقِیم کا بہت تکرار کرتے اور سجدہ میں یَا حیّ یَا قیّوم کا بہت تکرار کرتے۔ عموماً پہلی رکعت میں آیت الکرسی پڑھا کرتے، سجدہ کو بہت لمبا کرتے اور بعض دفعہ ایسا معلوم ہوتا کہ اس گریہ وزاری میں آپؑ پگھل کر بہ جائیں گے۔

نماز تہجد کی خلوت کے علاوہ دن کے وقت عموماً حضورؑ ایک وقت بالکل علیحدگی میں عبادت میں گزارتے تھے۔ بیت الدعا کو اندر سے بند کرکے دو گھنٹہ کے قریب بالکل علیحدگی میں مصروف عبادت رہا کرتے تھے۔ ایام سفر میں بھی آپؑ کے واسطے کوئی چھوٹا سا کمرہ خلوت کے لئے بالکل الگ کردیا جاتا۔ ابتدائی زمانہ میں خلوت کے لئے جنگل میں بھی چلے جایا کرتے تھے۔

نفلی روزوں کو عموماً دوسروں سے مخفی رکھتے تھے۔ عموماً کھانا بھی غرباء کو دے دیتے تھے اور افطاری کے وقت بہت تھوڑا سا کھالیتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ بعض دفعہ روزہ میں جب بھوک کے سبب ضعف ہوجاتا تو غنودگی کی حالت میں ایک فرشتہ کچھ کھلادیتا جس سے نہ صرف بدن میں طاقت پیدا ہوجاتی بلکہ بیداری کے وقت اس کھانے کی لذت اور ذائقہ دیر تک زبان پر قائم رہتا۔

تبتّل الی اللہ کا پورا نمونہ آپؑ کی زندگی میں قائم تھا۔ اسباب پر کبھی بھروسہ نہ کرتے، لوگوں کے درمیان بیٹھ کر باتیں کرنا صرف حسن اخلاق کے لئے تھا ورنہ توجہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی اور زبان پر اکثر سبحان اللہ جاری رہتا۔

حضورؑ کی وفات کے وقت مَیں آپؑ کے قدموں میں حاضر تھا۔ جب تک آپؑ بول سکتے تھے یہی الفاظ منہ سے نکلتے: اے میرے پیارے اللہ!۔ آخری الفاظ یہی بولے: نماز۔ اور پھر ہاتھ سینے پر باندھ کر نماز پڑھنی شروع کردی۔ پس آپؑ کا آخری فعل بھی اس دنیا میں عبادت ہی تھا۔ آپؑ کا جینا بھی عبادتِ الٰہی میں تھا اور آپؑ کی وفات بھی عبادتِ الٰہی میں ہوئی۔

......❀......❀......❀......

مقدمہ دیوار

جماعت احمدیہ کے قیام کے اعلان کے ساتھ ہی جہاں ہندوستان بھر سے لوگ آکر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بیعت کی سعادت حاصل کرنے لگے وہاں حضورؑ کے بعض شرکاء جو قادیان میں ہی رہتے تھے اور نہ صرف آپؑ کے دشمن تھے بلکہ دین کا بھی تمسخر اُڑایا کرتے تھے، وہ حضورؑ کو ہر ممکن آزار پہنچانے میں سرگرم عمل ہوگئے۔ چنانچہ ۵/جنوری ۱۹۰۰ء کو حضورؑ کے چچازاد مرزا امام دین صاحب نے مسجد مبارک کو مہمان خانہ سے ملانے والی شارع عام بند کرکے اینٹوں کی دیوار کھنچوادی۔

حضورؑ نے حضرت چودھری حاکم علی صاحبؓ کو مرزا امام دین کے پاس بھجوایا کہ وہ راستہ بند نہ کریں، اس سے مہمانوں کو تکلیف ہوگی اور اگر انہیں جگہ کی ضرورت ہے تو حضورؑ کی کسی دوسری زمین پر قبضہ کرلیں۔ لیکن جواباً مرزا امام دین صاحب نے طعن و تشنیع سے کام لیا۔ اُن دنوں ڈپٹی کمشنر قادیان کے ایک قریبی گاؤں ہرچوال میں آیا ہوا تھا۔ حضرت حافظ حاجی حکیم فضل الدین صاحب بھیرویؓ کی قیادت میں پچاس احمدیوں کا ایک وفد اُس کے پاس پہنچا۔ اس وفد کے ترجمان حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ تھے۔ ابھی آپؓ نے بات شروع ہی کی تھی کہ ڈپٹی کمشنر نے ڈانٹ دیا اور سخت الفاظ میں یہ بھی کہا کہ مَیں اب جلد تمہاری خبر لینے والا ہوں اور تم کو پتہ لگ جائے گا کہ کس طرح ایسی جماعت بنایا کرتے ہیں۔ پھر اُس نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو کہا کہ ان لوگوں کا بندوبست کرنا چاہئے۔

یہ احوال سن کر حضور علیہ السلام نے ہجرت کا ارادہ فرمایا تو حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ نے بھیرہ تشریف لے جانے کا عرض کیا اور حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ نے سیالکوٹ، حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب نے لاہور اور حضرت چودھری حاکم علی صاحبؓ نے اپنے گاؤں چک پنیار ضلع سرگودھا تشریف لے جانے کی دعوت دی۔ اسی تجویز کے دوران حضورؑ کی طرف سے ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں مقدمہ درج کروادیا گیا۔ حضورؑ کی پوری زندگی میں یہ پہلا اور آخری موقع ہے کہ آپؑ نے مدعی کی حیثیت سے کسی کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔

چونکہ اس زمین کے سلسلہ میں قبل ازیں ایک مقدمہ کا فیصلہ مرزا امام دین صاحب کے حق میں ہوچکا تھا اس لئے وکلاء کا خیال تھا کہ اس مقدمہ میں کامیابی کی امید نظر نہیں آتی۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے مشورہ دیا کہ کچھ روپیہ دے کر مصالحت کرلی جائے۔ حضورؑ اس پر رضامند بھی ہوگئے لیکن مرزا امام دین صاحب نے صاف انکار کردیا بلکہ مخالفت میں بڑھ کر یہ کہنا شروع کردیا کہ مقدمہ کا فیصلہ ہونے کے بعد وہ حضورؑ کے گھروں کے دروازوں کے آگے بھی لمبی دیوار کھینچ دیگا اور یوں آپؑ کا محاصرہ کرلیگا۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو تسلّی دیتے ہوئے کامیابی کی خوشخبری دی۔

۱۵/جولائی ۱۹۰۱ء کو حضورؑ بیان دینے کی خاطر گورداسپور تشریف لے گئے۔ اگلے روز بیان ریکارڈ کروایا۔ پھر سماعت ۱۰/اگست تک ملتوی ہوگئی جس کے بعد ۱۲/اگست کو فیصلہ کا دن مقرر ہوا۔ قانونی طور پر مرزا امام دین صاحب کے حق میں سارے شواہد اکٹھے تھے۔ اتفاقاً خواجہ صاحب کو خیال آیا کہ پرانی مسل کا انڈیکس دیکھنا چاہئے۔ جب وہ دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ اس زمین پر حضورؑ کے والد مرزا غلام مرتضٰی صاحب بھی قابض ہیں۔ چنانچہ یہی ثبوت عدالت میں پیش کیا گیا تو جج نے مرزا امام دین پر ڈگری زمین بمعہ خرچ کردی۔ ۱۲/اگست کی سہ پہر جب یہ خبر قادیان پہنچی تو جماعت میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ حضورؑ نے فرمایا کہ گویا ایک سال آٹھ ماہ کا رمضان تھا جس کی آج عید ہوئی ہے۔

پس جس بھنگی نے دیوار کھینچی تھی، اُسی نے یہ گرائی۔ خواجہ صاحب نے حضورؑ کی اجازت کے بغیر خرچہ کی ڈگری لے کر اس کا اجراء کروادیا۔ جب سرکاری آدمی مطلوبہ ۱۴۴/روپیہ کی وصولی کے لئے قادیان آیا تو مرزا امام دین صاحب کے پاس ادائیگی یا قرقی کے علاوہ کوئی صورت نہ تھی۔ حضورؑ گورداسپور میں قیام فرما تھے۔ چنانچہ وہ وہاں جاکر معافی کے خواستگار ہوئے تو حضورؑ نے فرمایا کہ میری لاعلمی میں یہ تکلیف پہنچی ہے۔ حضورؑ نے معذرت کی اور اپنی تکلیف نظرانداز کرتے ہوئے اُنہیں معاف فرمادیا۔

ماہنامہ "تشحیذالاذہان" ربوہ مارچ ۲۰۰۱ء میں تاریخ احمدیت کا یہ ورق مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

......❀......❀......❀......

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۶/مئی ۲۰۰۱ء کی زینت مکرمہ صاحبزادی امۃالقدوس صاحبہ کی ایک طویل نظم سے چند اشعار ہدیۂ قارئین ہیں:-

تنہا مسافرت کی صعوبت نہ پوچھئے
رستے تو سہل ہوتے ہیں ہمرائیوں کے ساتھ
احباب کا تغافل بے جا بھی ہے قبول
ان کے خلوص، ان کی پذیرائیوں کے ساتھ
غیروں سے کیا وہ رسم محبت نبھائیں گے
جو لوگ نبھا نہ سکے بھائیوں کے ساتھ
بہتر یہی ہے دل میں رہے اُس کی ہی طلب
چاہو اُسی کو رُوح کی گہرائیوں کے ساتھ

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
11/03/2002 – 17/03/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 11th March 2002

00.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
01.00 Children's Corner: Kudak No.8
01.20 Children's Corner: Hikayaate Shereen Short stories in Urdu language
01.30 Q/A Session : With Hazoor - Rec.14.05.94 With English Speaking Friends
02.35 Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme from The book 'Alhaq Mubassa Ludhiana' Written by the Promised Messiah
03.20 Urdu Class: Lesson No. 359 Rec.13.03.98
04.30 Learning Chinese: Lesson No.251 With Usman Chou Sb.
05.00 Rencontre avec les Francophones. Rec. on 04.03.02.
06.15 Liqa Ma'al Arab: With Hazoor Session No.28 – Rec.22.03.95 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.35 Chinese Programme: With Usman Chou Sb. Islam Among Other Religions
08.00 Interview: with Amtul Qadeer Sahiba
08.50 Q/A Session ®
09.55 Quiz Khutabaat-e-Imam: Quiz from F/S of Rec.02.12.1983
10.30 Indonesian Service: Various Programmes In Indonesian Language
11.25 Safar Hum Nay Kiya: A visit to the Valley, of Chitraal, Pakistan. Commentator Saleem-ud-Din Sb.
12.05 Tilaawat, Dars-e Malfoozat, News
13.00 Urdu Class: No.359®
14.10 Bengali Shomprochar: Various Items
15.15 Recontre Avec Les Francophones: Rec.04.03.02
16.15 Children's Corner: Kudak ®
16.35 French Service: Various Items in French
17.35 German Service: Various Items in German
18.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.28 ®
19.40 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.45 Q/A Session: Rec.14.05.94®
21.45 Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme ®
22.30 Rencontre Avec Les Francophones ®
23.30 Safar Hum Nay Kiyaa ®

Tuesday 12th March 2002

00.05 Tilaawat, Dars ul Hadith, News
00.55 Children's Corner: Let's Learn Salaat Part 6 By Imam Ata ul Mujeeb Rashed Sahib
01.30 Tabarukaat:Speech by Mau. Qazi M. Nazir Sb. On the occasion Jalsa Salana Rabwah 1976
02.30 Medical Matters.: A talk by Dr Masood-ul-Hassan on various Medical issues
03:20 Around The Globe: 'America's wings & flying machines' Presentation MTA USA
04.15 Lajna Magazine: Programme No.35 Presented by Lajna Imaillah, Pakistan
05.00 Bengali Muaalqaat: Rec.05.03.02
06.15 Liqaa Ma'al Arab: With Hazoor Session No.31 Rec.29.03.1995
07.30 MTA Sports: A divisional Badminton tournament held in Faisalabad, 2000 Organised Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya – Pakistan
08.20 MTA Travel: Visit to Pisa & Venice
08:50 Dars ul Quran: Rec:28.01. 1996
10.20 Indonesian Service: Various Items
11.15 Medical Matters: ®
12.05 Tilaawat, Darse Hadith, News
13.00 English Mulaaqaat: With Hazoor Rec.08.05.94
14.10 Bengali Shomprochar: Various Items
15.10 German Mulaaqaat: Rec.27.02.02
16.10 Children's Corner: Let's Learn Salat No.6®
16.35 French Service: Various Items in French
17.40 German Service: Various Items in German
18.40 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.40 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.40 Tabarukaat: ®
21.35 Around the Globe: MTA USA ®
22.30 From the Archives: F/S by Hazoor Rec.26.04.1996
23.35 MTA Travel: 'Visit to Pisa & Venice' Presentation MTA International

Wednesday 13th March 2002

00.05 Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
01.00 Children's Corner: Guldasta – No.18
01.35 Q/A Session: With Urdu Speaking Guests Hazoor answers questions sent from around The world – Rec.15.03.94
02.35 Hamari Kaenat: Host Sayyed Tahir Ahmad
03.15 Urdu Class: Lesson No.376
04.40 MTA Travel: 'Pisa & Venice' Presentation MTA International
05.00 Atfal Mulaaqaat: Rec.08.03.2000
06.15 Liqaa Ma'al Arab: Rec.30.03.95 – No.32
07.30 Swahili Programme: F/S – Rec.01.05.98
08.45 Q/A Session With Urdu Speaking Friends Rec.15.03.94 ®
09.50 Speech: by Imam Ata-ul-Mujeeb Rashed Topic: "Islamic etiquette"
10.25 Indonesian Service: Various Items
11.35 MTA Travel: ®
12.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
12.50 Urdu Class: Lesson No.376®
14.20 Bengali Shomprochar: Various Items
15.20 Atfaal Mulaaqaat: ®
16.15 Children's Corner: Guldasta No.18 Presentation MTA Pakistan
16.30 French Service: Mulaqat – Rec.03.04.2000
17.35 German Service: Various Items in German
18.35 Liqaa Ma'al Arab: Session No.32®
19.35 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.35 Q/A Session With Urdu Speaking Guests ®
21.40 Hamari Kaenat: Plants & their role in life ®
22.05 Speech: by Imam Ata-ul-Mujeeb Rashed®
22.30 Atfaal Mulaaqaat: Rec.08.03.00 ®
23.30 MTA Travel: ®

Thursday 14th March 2002

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
01.00 Children's Corner: Waqfeen e Nau items
01.25 Q/A Session: Rec.14.06.1998 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
02.30 MTA Lifestyle: Perahan – how to sew
03.00 MTA Lifestyle: Al Maa'idah
03.20 Canadian Horizons: Children's Class No.10 Presented by Naseem Mehdi Sahib
04.30 Computers for Everyone: Programme No.6 A series of informative lectures about computers and how they function.
05.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.243 Rec:28.04.98
06.15 Liqaa Ma'al Arab: No.33 – Rec.04.04.1995
07.30 Sindhi Service: Rec.14.02.97
08.35 Q/A Session: with German speaking friends Rec.14.06.98
09.45 Islami Adaab: Lecture on Islamic Etiquette By Imam Ata-ul-Mujeeb Rashed Sb.®
10.15 Indonesian Service: Various Items
11.15 MTA Travel: A travel documentary Produced by MTA International
12.05 Tilawat, Dars e Malfoozaat, News
13.00 Q/A Session with Hazoor ®
13.55 Bangla Shomprochar F/S Rec.26.04.96
15.00 Tarjumatul Quran: Class No.243 Rec.28.04.98
16.10 Children's Corner: Waqfeen e Nau items ®
16.35 MTA France: Various items in French
17.40 German Service: Various Items
18.40 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.45 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.45 Q/A Session: ®
21.45 MTA Lifestyle: Perahan ®
22.15 MTA Lifestyle: Al Maa'idah ®
22.30 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.243 ®
23.35 MTA Travel : ®

Friday 15th March 2002

00.05 Tilawat, Dars e Hadith, News
01.00 Children's Corner: Yassarnal Qur'an Class Lesson No.6, Produced by MTA Pakistan
01.30 Majlis e Irfan: Q/A session with Huzoor Rec: 28.04.2002
02.30 MTA Sports: Annual Kabadde tournement Held in April 2001 - Pakistan Lahore Vs Sarghodha
03.20 Around the Globe: Nasa connect & the night Sky series part 1 – MTA USA
04.20 Seerat un Nabi (saw): Programme No.34 Host: Saud Ahmad Khan Sb.
05.05 Homeopathy Class: Lesson No.67 Rec: 06.03.95
06.15 Liqaa Ma'al Arab: Session No.34 Rec.05.04.1995
07.30 Siraiki translation of F/S Rec: 13.02.98
08.35 Majlis Irfaan: Rec.28.04.2000®
09.45 Roshni ka Safar: A talk with new converts Produced by MTA Pakistan
10.15 Around the Globe: ®
11.15 MTA Travel: Travel Documentary Presentation MTA International
12.05 Tilawat, Dars e Malfoozat, News
13.00 Friday Sermon – LIVE Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00 Bengali Mulaaqaat: Rec.05.03.02
15.05 Friday Sermon: Rec.15.03.02 ®
16.10 Children's Corner: Yassarnal Quran Class ® Lesson No.6
16.30 French Service: Various Items
17.30 German Service: Various Items
18.35 Liqaa Ma'al Arab:No.34 ®
19.35 Arabic Service: Various Items
20.35 Majlis e Irfaan: Rec.28.04.2000 ®
21.30 Friday Sermon ®
22.30 Homeopathy Class: Lesson No.67 ®
23.35 Children's Corner: Yassarnal Quran Lesson No.6

Saturday 16th March 2002

00.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News.
01.00 Children's Corner: Yassarnal Qur'an Programme No.6
01.25 Question & Answer Session: Rec.12.06.94
02.40 Kehkashaan: An Urdu language discussion Topic: " Back Biting" Host: Meer Anjum Parveez
03.15 Urdu Class: With Hazoor Lesson No.377
04.25 Learning Language: Learning French With Naveed Marty Sb: Lesson No.8
05.10 German Mulaaqaat: With Huzoor Rec: 06.03.02
06.15 Liqaa Ma'al Arab: with Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec:25.04.95 – Session No.35
07.15 Safar Hum Nay Kiyaa: Visit to 'Patriyata'®
07.35 Mauritian Service: Various Items in French
08.35 Dars ul Qur'an: Lesson No.6 Rec.28.01.1996
10.15 Indonesian Service: Various Items
11.15 Speech: by Malik Munawar Anwar Sb. 'Acceptance of Prayer'
12.05 Tilaawat, News.
13.00 Urdu Class: Lesson No.377 ®
14.10 Bangla Shomprochar: Various Items
15.10 Children's Class: With Huzoor (New) Rec:16.03.02
16.15 Children's Corner: Yassarnal Quran Class Lesson No.6 ®
16.40 French Service: Various Items
17.50 German Service: Various Items
19.00 Liqaa Ma'al Arab: ®
20.00 Arabic Service: Various Items
20.50 Q/A Session: Rec.12.06.94
21.55 Children's Class: Rec: 16.03.02 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.55 German Mulaaqaat: Rec.06/03/02® With Hadhrat Khalifatul Masih IV

Sunday 17th March 2002

00.05 Tilawat, Dars e Hadith, News
01.00 Children's Class: With Huzoor – Rec.20.01.01 Part 1
01.30 Q/A Session: With Huzoor & Urdu speakers Rec.16.03.94
02.30 Discussion: An introduction to the books of Hadhrat Khalifatul Masih I (RA) Presentation MTA Pakistan
03.15 Friday Sermon: Rec.15.03.2002
04.15 Learning Language: Urdu Asbaaq with Ch. Hadi Ali Sb. Lesson No.6 – Rec.30.10.99
05.00 Lajna Mulaaqaat: With Huzoor Rec: 10.03.02
06.15 Liqaa Ma'al Arab: With Hazoor Session No.36 Rec.26.04.95
07.30 Spanish Service: of F/S delivered by Huzoor on 13.02.98 - With Spanish Translation
08.45 Moshaa'irah: Part 2 with Qbaidullah Aleem Sb. Presentation MTA Pakistan
09.35 Taarikh-e-Ahmadiyyat: Quiz programme No.9 On the History of the Ahmadiyyat Jama'at By Majlis-e-Khuddamul Ahmadiyya
10.15 MTA USA: Jalsa Salana USA 2001
11.20 MTA Travel: ®
12.05 Tilawat, Seerat un Nabi (saw), News
13.00 Majlis e Irfaan: Rec.28.04.00 ®
14.00 Bangla Shomprochar: Various Items
15.00 Lajna Mulaaqaat: Rec.10.03.02 ®
16.00 Children's Class: With Hazoor Rec.20.03.02®
16.30 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV on 15.03.02 ®
17.30 German Service: Various Items
18.30 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.40 Arabic Service: Various Items
20.30 Q/A Session: with Hazoor®
21.30 Moshaa'irah (R)
22.30 Lajna Mulaaqaat: Rec.10.03.02 ®
23.30 MTA Travel: Ahmadiyyat in Desert / Part 2

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, March 15, 2002 | Issue No. 11

جماعتِ احمدیہ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کے ۳۳ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

پانچ صد کے قریب نومبایعین اور پانچ ہزار سے زائد غیراز جماعت دوستوں کی شرکت

"جماعت احمدیہ پرامن اور اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والی جماعت ہے۔ دوسری جماعتیں اس کی تقلید کریں" (نائب صدر مملکت تنزانیہ)

(رپورٹ: مبارک محمود۔ مبلغ سلسلہ۔ تنزانیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کا ۳۳واں جلسہ سالانہ مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ر ستمبر ۲۰۰۱ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار بہت ہی کامیابی کے ساتھ دارالسلام میں منعقد ہوا جس سے جماعت احمدیہ تنزانیہ میں ایک نئے سنگِ میل کی بنیاد ڈالی گئی۔

جلسہ کی تیاری

اس مرتبہ جلسہ سے تین ماہ قبل ہی ساری ڈیوٹیاں تقسیم کردی گئی تھیں۔ مکرم محمد سعید منودو صاحب افسر جلسہ سالانہ نے بار بار

جلسہ سالانہ تنزانیہ کے موقع پر احباب جماعت جلسہ کی کارروائی سن رہے ہیں

میٹنگز کرکے اور مکرم مظفر احمد درانی صاحب امیر و مبلغ انچارج کی راہنمائی میں جلسہ کے انتظامات کو مکمل کیا۔ یہ جلسہ شہر کے وسط میں واقع ایک بہت بڑے پارک نازی موجا (Mnaze Mmoja) میں منعقد ہوا۔ اس جگہ جلسہ کرنے کیلئے اجازت کے سلسلہ میں کئی بار افسران سے رابطہ کرنا پڑا۔ صوبائی گورنر کی وساطت سے ایک ماہ قبل اس پارک میں جلسہ کرنے کی اجازت مل گئی۔ باقی انتظامات میں سب سے مشکل کام کثیر تعداد میں شامیانے مہیا کرنا تھا۔ پورے ملک میں کسی بھی کمپنی کے پاس اتنی بڑی تعداد میں شامیانے مہیا نہیں تھے۔ بالآخر دو کمپنیوں سے شامیانے کرائے پر لئے گئے۔

مہمانوں کی آمد

جلسہ سالانہ کے لئے مہمان ایک ہفتہ قبل ہی دارالسلام پہنچنا شروع ہوگئے تھے جن کا قیام مسجد بیت السلام میں تھا۔ بعض افراد تین چار دن کا یکطرفہ لمبا سفر کرکے دارالسلام پہنچے۔ مہمانوں کی آمد کے ساتھ ہی وسیع لنگر خانہ کا بھی کام شروع ہو گیا تھا جو کہ جلسہ کے ایک ہفتہ بعد بھی جاری رہا۔ جماعتی روایات کے مطابق ہزاروں افراد کو اس لنگر خانہ سے بروقت اور وافر مقدار میں کھانا مہیا کیا جاتا رہا۔ جلسہ کے لئے احباب جماعت سپیشل ٹرینوں، بسوں، گاڑیوں اور ٹرکوں کے ذریعہ دارالسلام پہنچے۔ بعض صوبوں سے پہلے احباب جماعت صوبے کے مختلف گاؤں سے صوبائی ہیڈکوارٹر پہنچے پھر وہاں سے سب اکٹھے قافلہ کی صورت میں دارلسلام روانہ ہوئے۔ صوبائی ہیڈکوارٹرز میں بھی احباب کے لئے لنگر کا انتظام کیا گیا تھا۔

جلسہ گاہ

نازی موجا (Mnazi Mmoja) پارک میں شامیانے لگا کر جلسہ گاہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہاں چونکہ پردہ کا انتظام کرنے کے لئے قناتیں نہیں ملتیں اس لئے مستورات کے لئے علیحدہ جلسہ گاہ تیار کی گئی تھی جہاں چادریں لگا کر پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

اس سال جلسہ گاہ کے سٹیج پر کارپٹ بچھایا گیا۔ اسی طرح جلسہ گاہ میں پانی مہیا کرنے اور وضو کرنے کے لئے عارضی طور پر پانی کے نل لگائے گئے۔ اس سال ایک پاور فل Sound System جماعت نے جلسہ سالانہ کے لئے خریدا ہے جو بہت ہی کامیاب رہا اور اب مستقبل میں بھی کام آئے گا۔ اس سسٹم سے جلسہ گاہ کے چاروں طرف ایک میل تک بالکل صاف آواز سنائی دے رہی تھی۔

علمی وورزشی مقابلہ جات

حسبِ پروگرام جمعہ کا دن توذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے لئے وقف تھا جس میں بہت سے ورزشی اور علمی مقابلہ جات ہوئے۔

جلسہ کا پہلا روز

افتتاحی اجلاس:

مورخہ ۲۹ر ستمبر بروز ہفتہ صبح ۹ بجے تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس کے صدر مکرم امیر عبید کالوٹا صاحب نائب امیر تھے اور انڈین ہائی کمشنر مہمانِ خصوصی تھے۔ پہلے اجلاس میں چار تقاریر ہوئیں۔ مکرم یوسف عثمان کمباڈلایا مبلغ سلسلہ ڈوڈومہ (Dodoma) نے "ہستی باری تعالیٰ"، مکرم عبدالرحمان عامے صاحب جنرل سیکرٹری نے "رحمۃ للعالمین"، مکرم علی سعید موسیٰ نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے "اسلام کا اقتصادی اور معاشی نظام" اور مکرم عبدالرحمان خان صاحب مبلغ سلسلہ موروگورو نے "نماز اور اس کی اہمیت" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ دوپہر ایک بجے نمازِ ظہر وعصر کے بعد کھانے کا وقفہ تھا۔

دوسرا اجلاس:

دوپہر ۳ بجے پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی بھی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم محمد سعید منودو صاحب نے فرمائی۔ اس اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں، مکرم رمضان فاضل صاحب نیشنل سیکرٹری مال نے "انفاق فی سبیل اللہ" اور مکرم عبداللہ مبانگا صاحب نے "وفات مسیح" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس اجلاس میں ایک اہم پروگرام نومبائعین کا بھی تھا جس میں انہوں نے قبولِ احمدیت کے واقعات پیش کئے۔ اور آخر پر مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔

دوسرا دن

پہلا اجلاس:

دوسرے دن کا پہلا اجلاس صبح ۹ بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ اس اجلاس کے صدر مکرم علی سعید موسیٰ نیشنل سیکرٹری تبلیغ تھے اس اجلاس میں مہمان خصوصی آنریبل ڈاکٹر علی محمد شین نائب صدر مملکت تنزانیہ تھے۔ یہ تنزانیہ کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ نائب صدر مملکت تنزانیہ نے جماعتِ احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں شرکت کی۔ جبکہ اس سے قبل جلسوں میں وزراء اور ممبران پارلیمنٹ ہی شریک ہوا کرتے تھے۔ نائب صدر مملکت کے ساتھ صوبائی گورنر، ڈسٹرکٹ کمشنر اور بہت سے پولیس اور سول افسران نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مظفر احمد درانی امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ نے مہمان خصوصی کے لئے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ جس میں انہوں نے جماعت کا تعارف، مختصر تاریخ اور اس کی خدمات اور ترقیات کا ذکر کیا۔ مکرم امیر صاحب نے فرمایا: "مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی ہورہی ہے کہ صرف جماعت احمدیہ ہی دنیا میں ایک ایسی جماعت ہے جو صحیح اور حقیقی اسلام کی تعلیم دیتی ہے اور اسے پوری دنیا میں پھیلانے کی کوشش کررہی ہے۔ تنزانیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے کبھی سیاست میں حصہ نہیں لیا۔ ہمیشہ خدا اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرنے والی ہے"۔

اس کے بعد نائب صدر مملکت تنزانیہ مکرم علی محمد شین صاحب نے خطاب فرمایا۔ جس میں انہوں نے جماعت کی خدمات کی بہت تعریف کی، انہوں نے فرمایا کہ 'مجھے گورنمنٹ تنزانیہ کی طرف سے اعتراف ہے کہ جماعت احمدیہ نے جو خدمات آزادی، امن قائم کرنے اور بنی نوع انسان کی فلاح وبہبود کے لئے کی ہیں وہ بہت ہی اہم اور گرانقدر ہیں اور دوسری جماعتوں کو بھی چاہئے کہ وہ اس جماعت یعنی جماعت احمدیہ کی تقلید کریں اور اس کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں اور اس جیسی صفات اپنے اندر پیدا کریں۔ اور میں گورنمنٹ کی طرف سے جماعت احمدیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کام میں گورنمنٹ ان کے ساتھ ہے اور ہر ممکن تعاون کرے گی۔ جماعت احمدیہ کو اپنے اعتقاد اور ایمان کو پھیلانے کی مکمل آزادی ہے"۔ مکرم نائب صدر

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔